

مُسلل اشاعت

نویسے سال کا پانچواں شمارہ

دکن
کونسل آف جرائد
اہلسنت

دکن کونسل آف جرائد اہل سنت

دکن کونسل آف جرائد اہل سنت
فکر و تحقیق کا مہینہ
دکن کونسل آف جرائد اہل سنت
دکن کونسل آف جرائد اہل سنت

مئی ۱۹۹۹ء - قیمت ۱۵ روپے



مزار مبارک سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام



اہلسنت و جماعت کا ترجمان فکرمذاکا ہیں
ماہنامہ کثر الایمان لاہور
اردو - انگریزی

چند ایڈیٹر
مختصر طائر ضوی

صفحہ ۱۹۹۹
شمارہ ۱۹۹۹
جلد ۱۹۹۹
مئی ۱۹۹۹

مجلس
مشاورت
نصری حمایت علی
آج علی عاصی
عبدالغازی
شعبہ
اشتراکات
حمیل الرحمن
تیاز احمد
کعبہ زنگ
ایسٹیمیزنگ سیر
فکر لاہور چھاپائی

ایڈیٹر
طارق محمود عزیز
سب ایڈیٹر
محمد ضوقاری عارف محمد
سرپرست
ڈاکٹر خالد قر
پبلشر
ڈاکٹر محمد جمیل

مجلس
ادارت
ڈاکٹر علی خان نیازی
طارق محمود عزیز
غلام مصطفیٰ اربٹ
انتظامیہ
فیاض حسین
محمد عثمان
سرپرست
محمد نسیم
چاپ و اشاعت
صدر لاہور چھاپائی

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے سالانہ: ۱۸۰ روپے
ڈرافٹ مہاشامہ کثر الایمان اکاؤنٹ نمبر: ۵۹۸۵۰۰۰۰ لاہور کینٹ پاکستان

زر تعاون بیرون ملک
ایم جی ۲۵ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز — عساقی ۹ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز
یوب ۲۳ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز — ایران ۹ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز
عرب ممالک ۲۰ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز — ترکی ۹ ڈالر بڈریہ ہوائی جہاز
خط و کتابت ترسیل زر کا تہہ
ماہنامہ کثر الایمان دہلی روڈ - صدر بازار - لاہور چھاپائی پاکستان، پوسٹ کوڈ: ۵۸۱۰
فون نمبر: ۳۵۱۹۳۷ - ۳۵۱۹۳۸ - ۳۵۱۹۳۹

دھوپ کی حدت، پیاس کی شدت

ہر قیمت پر معیار

سایہ و سائبان
ڈی جی افنا



رونگ، خوشبو، ذائقہ، تاثیر اور معائنہ شدہ شان روشن افنا
شدید تر پیاس کشاوری، تسکین پہنکا کرتا ہے دم گھبراہٹ سے اور جسم و جان
کو گرمی اور دھوپ کے ناخوشگوار اثرات سے محفوظ رکھتا ہے

ہمدرد

ماہنامہ کثر الایمان دہلی روڈ - صدر بازار - لاہور چھاپائی پاکستان، پوسٹ کوڈ: ۵۸۱۰
فون نمبر: ۳۵۱۹۳۷ - ۳۵۱۹۳۸ - ۳۵۱۹۳۹

اس شمارے میں

۱	نعت رسول مقبول ﷺ	امام احمد رضا	۳
۲	اداریہ	ادارہ کنز الایمان	۴
۳	چشم دیدہ بیان	سید محمد اخلاق	۸
۴	اظہار رائے	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	۱۳
۵	فتویٰ	مفتی محمد خان قادری	۱۵
۶	اظہار رائے	مولانا عبداللطیف	۱۷
۷	اظہار رائے	مولانا عبدالنواب	۱۹
۸	فتویٰ	مفتی اشرف آصف	۲۰
۹	پیشوائی	میاں نواز شریف	۲۵
۱۰	اظہار رائے	پیر زادہ اقبال احمد فاروقی	۲۸
۱۱	اظہار رائے	میاں زبیر احمد	۳۰
۱۲	ایک نایاب زیارت	حافظ محمد فیاض احمد	۳۱
۱۳	اظہار رائے	پیر سید منور حسین	۳۴
۱۴	خاک حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود	۳۵
۱۵	جدیوں کا فتویٰ (عربی)	ابوصواب	۵۷
۱۶	قرار وادیں	عالی تنظیم المسنت	۵۹
۱۷	آئندہ لائحہ عمل	عالی تنظیم المسنت	۶۰
۱۸	شاہ فہد کے نام	کونسل آف جرائد المسنت	۶۱
۱۹	شاہ فہد کے نام	مفتی محمد خان قادری	۶۶
۲۰	شاہ فہد کے نام	عالی تنظیم المسنت	۶۷
۲۱	اطلاعات کی روداد	رپورٹ رضوان قادری	۷۳

نعت رسول مقبول ﷺ

از امام احمد رضا بریلوی مدظلہ

دشمن احمد پر شدت کیجئے
معدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یار رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا سبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہ حرام میں ہیں وجہ
بال شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحببت کیجئے
اڈن کب کا بل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانب مہ پھر اشارت کیجئے
شرک شہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بڑے مذہب پر لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حیات الم شرح سے پھر
مومنو! تمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التبوا واستعانتم کیجئے
یار رسول اللہ وہابی آپ کی
گوشت مال اہل بدعت کیجئے
نوش اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی
اولیاء کو حکیم نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اپنے تھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

مزار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور نجدی حکومت کا ظلم عظیم

ہم نے یہ روح فرسا اور دل گداز خبر انتہائی دلدادہ المومنین کے ساتھ پڑھی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کو سعودی عرب کے نجدی حکمرانوں نے شہید کر دیا اور نہ صرف شہید کیا بلکہ کسی گناہ پر بھی قتل کر دیا ہے کوئی بھی شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہے یہ تصور نہیں کر سکتا کہ یہ حرکت کسی مسلمان کی ہے اور ہر وہ شخص جس کے دل میں محبت رسول ﷺ موجود ہے اس واقع پر ضرور تڑپا ہوگا

حضور اقدس ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے اور آپ ﷺ کو جو شخص تکلیف پہنچاتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب کی وعید سنائی ہے ملاحظہ سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۴ کا ترجمہ

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور نجدیوں کی یہ قبیح حرکت حقیقتاً رسول اکرم ﷺ کی دل آزاری کا سبب ہے کیونکہ آپ ﷺ کو تو اپنی رضاعی والدہ سے اتنی محبت تھی کہ جب وہ تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی تھی جہاں رضاعی والدہ کی اتنی عظمت اور احترام ہے تو پھر آقا ﷺ کی اپنی حقیقی والدہ سے محبت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

اگر کسی کج فہم کو والدین کریمین رسول اللہ ﷺ کے ایمان کے بارے میں اعتراض ہو تو اس بارے میں عرض ہے کہ متقدمین اور متاخرین علماء نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کے والدین کے ایمان کو ثابت کیا گیا ہے علامہ صاوی مالکی تفسیر صاوی میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا نسب شرک سے محفوظ رہا آپ کے آبا میں حضرت عبداللہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعاً مت کو سجدہ نہیں کیا

لیکن اگر تفصیل میں جائے بغیر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے کیونکہ جس گود میں امام المرسلمین ﷺ جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتہ عروج نہیں تو اور کون ہے؟ جس سلسلہ و واسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت مضافہ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب و طاهر نہیں تو اور کون ہے؟ اور جن والدین کریمین کی جزیمن ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانہ ایمان نہیں تو اور کون ہے؟

قبور کی حرمت پر تو اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر پر بیٹھنے سے بھڑ ہے۔ اس واضح فرمان کی موجودگی میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پہاڑ سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا گیا ہے کیا توحید کے بڑے علم خواہش علبرداروں کو یہاں شعائر اسلام کی صریح بے حرمتی نظر نہیں آتی۔ نجدی حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ خسرو پرویز نے صرف آنحضرت ﷺ کا نام مبارک چاک کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی سلطنت کا شیرازہ بھمیر دیا تو جن بدختموں نے نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر مبارک کی بے حرمتی کی ہے وہ بھی دنیا و آخرت میں اپنے

بھیاںک انجام کے لیے تیار رہیں

ہمیں اس اندوہناک سانحہ کی خبر جناب سید محمد اخلاق صاحب ذریعے ملی جو اس سال اپنے دوستاچیوں کے ہمراہ رمضان شریف میں آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے گئے لیکن وہاں پر انہوں نے جو روح فرسا منظر دیکھا اس کی تفصیل ان کے مضمون میں درج ہے لیکن اس روح فرسا واقعہ کی خبر سن کر مسلمانان پاکستان کا رد عمل نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ دین کے علمبرداروں میں سے کسی نے آج تک اس واقعہ کی مذمت میں سعودی حکومت کے خلاف احتجاج نہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ لوگوں کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں ورنہ اس صدی کے پہلے ربیع کے آخر میں جب آل سعود حجاز مقدس پر قابض ہوئے اور وہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین - اہل بیت اطہار اور دیگر بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کو شہید کیا اور دیگر آجار صالحین کی بے حرمتی کی تو سارا بر صغیر سراپا احتجاج بن گیا تھا بر صغیر پاک و ہند کے عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے شدید غم و غصے کا مظاہرہ کیا اسی دور میں انجمن خدام کعبہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خان - حضرت پیر سید جماعت علی شاہ - مولانا عبدالباری فرنگی مٹلی - مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی حضرت محدث کچھوچھوی علی برادران اور مولانا حسرت موہانی سمیت دیگر اکابرین نے ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں - ہندوستان کے کوئے کوئے میں احتجاج کیا گیا جس سے نجدی سعودی حکومت گھبرا گئی اور مجبوراً انہیں اپنا ہاتھ روکنا پڑا۔ مگر اب اس واقعہ پر احتجاج تو دور کی بات ہمارے مصلحت کوں علماء عوام کو اس حدت میں الجھا رہے ہیں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا

مزار مبارک ابوا کے مقام پر نہیں بلکہ مکہ مکرمہ میں ہے یہ بات نجدیوں کے گماشتوں کی پھیلائی ہوئی لگتی ہے ورنہ سیرت کی کئی کتب میں درج ہے کہ مزار حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ابوا کے مقام پر ہے جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک واقع ہے

در حقیقت ہمارے علماء حکمرانوں کے کامہ لیس میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے حکومت ناراض ہو اور ان کے مدرسوں کے ماہانہ و طائفہ بد ہوں اور دوسرا چونکہ حکومت سعودی عرب کے در دولت سے ہر وقت بھیک کی طلبگار ہے اس لیے اگر علماء نے سعودی عرب کے خلاف مظاہرہ کیا تو بھی میاں صاحب کے ناراض ہونے کا اندیشہ ہے تف ہے ایسے علماء پر جنہیں دنیاوی آلائشوں اور مراعات کی امید نے کلمہ حق سے باز رکھا ہوا ہے۔ ہماری حکومت پاکستان سے پر زور اپیل ہے کہ وہ اس واقعہ فاجعہ پر سعودی حکومت سے پر زور احتجاج کرے اور اپنے ملک کے عوام کے جذبات سے سعودی حکومت کو آگاہ کرے ہماری میاں نواز شریف سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی خصوصی دلچسپی لے کر سعودی حکومت پر دباو ڈالیں۔ میاں صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ خود بشیر حسین ناظم صاحب کی کتاب جمال جہاں فروز کے پیش لفظ میں تحریر کر چکے ہیں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار ابوا کے مقام پر ہی ہے چنانچہ اب ان کا فرض ہے کہ وہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی دوبارہ وہاں منتقلی اور تعمیر کے لیے سعودی حکومت کو نہ صرف مجبور کریں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اس سلسلے میں اپنے ساتھ ملائیں

حضرت سیدہ آمنہ کے مزار مبارک کی بے حرمتی پر احتجاج کے لیے

ماہنامہ کنز الایمان کا یہ شمارہ وقف ہے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی کے سانحہ کے بارے

چشم دید بیان

سید محمد اخلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِحَمْدِهِ وَتَعْلٰی عَنِ رَسُوْلِهِ اَنْكُرُیْہُ تَحْمَدًا وَتَعْلٰی عَنِ حَبِیْبِہِ الْكَرِیْمِہِ
سانحہ ۱۸ رمضان ۱۴۱۹ھ ۲ جنوری ۱۹۹۹ء

محترمی و مکرمی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہُ

آپ کی خدمت میں یہ معروضات اس اُمید سے پیش کئے جا رہے ہیں کہ آپ عاشقانِ رسولِ مقبول آقا کے نامدار شفیع المذنبین سید الاولین و آخرین آقا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفِ اَدَل کے علم بردار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مراتب و احترام سے بخوبی واقف ہیں۔

امرواقع یہ ہے کہ یہ حقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان المبارک میں جب ہم تینوں ہمسفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقام بدر ابو شریف کے نزدیک سپر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ :-

۱۔ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف BULLDOZER سے منہدم کیا

جا چکا تھا بلکہ

۲۔ EXCAVATOR استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک

کھود کر ٹینٹ کر دیا گیا تھا

۳۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے

BULLDOZER سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب

وہاں کر گرا دیا گیا تھا۔

۴۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں

زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ

کر دیا تھا ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے

ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے پیچھے ایک چھوٹی سی ڈھیری

کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابلِ برداشت گستاخانہ

افعال کے علاوہ :-

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی پڑھائی کے راستہ میں شیشے

توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر

لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت کرب اور پریشانی

کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی

سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی

کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقع تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے

خلاف تھانہ ہی بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطبوع (حکومتی

مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ

”اگر مجھے عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح

سبق سکھاتا۔“ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطبوع تھا اس نے تقریباً آدھ

گھنٹہ تنگ وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہندو پاکستان کے رہنے والے

قبروں پر چادریں پڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہندو پاکستان سے رہے والے بد عقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا وہابیہ ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبد الوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔

اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھتے پڑھتے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور بے جا چکے ہیں۔ اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتنا کچھ دیکر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ ”مہیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رخ مت کرنا“ یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوط (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتے میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑ کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلیپٹ ہو چکی ہے تو خد مبارک پر کیا ہوتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان دونوں میں سے کس اذیت کی جرات انہوں نے کی ہوگی۔ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہو گیا۔

اس دل آزار واقعہ کو من و عن آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے التماس ہے کہ علم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے اپنی مذہبی اور علمی بصیرت سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر قرآن و حدیث کے ساتھ روشنی ڈالتے۔

۱۔ ہر مسلمان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین گرامین

۲۔ کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور جائز نہیں۔

۳۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے افراد یا ایسا فعل کرنے والے صاحب اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابل مذمت ہیں بلکہ قابل سزا بھی ہیں۔ اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

۴۔ سید الشہداء، جنت البقیع شریف، جنت معلیٰ شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہلکاروں کے حکم سے شہید کئے جا چکے تھے۔ اب کہ انہوں نے والی کائنات کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کو بھی بے حرمتی سے شہید کر دیا ہے تو ان سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ پُر نور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس بات کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالم اسلام اور سربراہان عالم اسلام علماء کرام مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لئے راہنمائی فرمائیں۔

سید محمد اخلاق

معرفت

محترم طارق اگرام صاحب

۶۸-۶۹ اڈورسینز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۶

شہید ملت روڈ کراچی۔ فون ۲۵۲۰۲۹۹ فیکس ۳۵۳۱۱۳۹

اظہار رائے

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امر تسری

داعی تحریک یوم رضا پاکستان

محترم سید محمد اخلاق صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم روف و رحیم ﷺ کی والدہ ماجدہ لی لی آمنہ طیبہ طاہرہ مطاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و سلام اللہ علیہا کا مزار مبارک واقع ابوا شریف شہید کر دیا گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اس روح فرسا واقعہ سے قبل بھی موجودہ سعودی نجدی حکومت کے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد حجاز مقدس میں موجود صحابہ کرام اہلبیت اطہار و دیگر بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کو شہید کر دیا گیا جنت البقیع شریف اور جنت المعلیٰ شریف میں جس طرح آثار صالحین کی بے حرمتی کی گئی اسے بیان کرنے سے قلم قاصر ہے ان سعود کے قبضہ حرمین شریفین کے بعد ان مزارات مساجد و دیگر آثار کی بے حرمتی کی خبر سن کر تمام عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا تھا۔ صغیر پاک و ہند میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہر شعبہ زندگی کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خان بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا قادری بریلوی امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب مولانا عبدالباری فرقانی محلی مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی حضرت مجددت پکھو چھوئی مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی اخبار سیاست لاہور کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب وغیرہم و دیگر عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں انجمن خدام کعبہ کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی احقر نے استاد گرامی حضرت علامۃ الدھر محمد



نوٹس داخلہ



میٹرک، ایف اے اور بی اے کے امتحان سے فارغ طلباء کیلئے اپیشل کمپیوٹر سائنسز

مدت کورس ۴ ماہ (INTERNET) آن لائن

PROGRAMMES OF STUDY	FEE (PER PROGRAMME)
DIPLOMA IN COMPUTER APPLICATION	Rs. 1200.
DIPLOMA IN WINDOWS APPLICATION	Rs. 2000.
DIPLOMA IN GRAPHIC DESIGNING	Rs. 2800.
DIPLOMA IN VISUAL PROGRAMMING	Rs. 4000.

جدید (Pentium-II) کمپیوٹرز سے آراستہ انٹر کنڈیشننگ لیب۔

NAEMIA INSTITUTE OF COMPUTER SCIENCES

اوقات ملاقات: صبح 10 بجے سے 5 بجے شام

دارالعلوم جامعہ تعلیمیہ لاہور علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو۔ لاہور۔ 6309614

عالم آسی امرتسری نے اس دور ۱۹۲۵ میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ازلۃ الخمرین والیمین عن مشاہد الخمرین الشر فین تھا

ہندوستان بھر میں جس طرح احتجاج کیا گیا بھدی سعودی حکومت گھبرا گئی تھی خود انگریزوں کو اپنے ایجنٹوں یعنی حکومت ابن سعود کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کوئی پریشان کن روح اختیار نہ کر جائیں اس لیے اپنے ہاتھ روک لو

احقر کو ۱۹۷۳ میں حاضری مدینہ منورہ وہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی دوران حاضری روضہ اقدس حضور نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف کے گنبدوں پر نظر پڑی تو دیکھا کہ گنبدوں میں قصیدہ بردہ شریف لکھا ہوا ہے لیکن ایک گنبد میں رنگ بھرا ہوا ہے میں نے حضرت بابا غلام رسول جاندھری نزہل مدینہ منورہ (بابا بیلیاں والے) کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے باقی گنبدوں میں قصیدہ بردہ شریف لکھا ہے صرف ایک میں رنگ بھرا ہوا ہے آپ نے فرمایا ہمارے سامنے ایک خبہ نژاد شخص آتا تھا جو عبارت اس کو اپنے ناپاک عقیدے کے خلاف محسوس ہوتی اس پر رنگ کر دیتا تھا جب ان گنبدوں کی باری آئی تو ہندوستان میں یہ خبر پہنچ گئی اس پر وہاں اتنا شدید احتجاج ہوا کہ انگریز حکومت گھبرا گئی اور اپنے ایجنٹوں یعنی سعودی حکومت کو حکم دیا کہ فوراً ہاتھ روک دو چنانچہ اپنے آقاؤں کے حکم سے اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رک گیا ضرورت اس امر کی ہے کہ متحد ہو کر منظم طریقے سے احتجاج کیا جائے وہاں نے قبر دشمنی کا سبق غالباً کفار ہند سے لیا ہے تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کے اکابر کی قبروں کی بے حرمتی ہندوؤں نے کی یا اس کے بعد وہاں نے احقر کو کراچی کے ایک خارجی نے ایک بڑے اہل حدیث عالم کے حوالے سے یہ بات کہی تھی جب

تک ان مزارات پر بلڈوزر نہیں بھرتے توحید کا جھنڈا سر بلند نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان ضالین کے فتنے اور شر سے محفوظ رکھے آمین ہم اس روح فرسا و اندوہناک سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت سعودیہ سے احتجاج کیا جائے۔

مفتی محمد خان قادری

مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

محققین علماء کی تحقیق کے مطابق

حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ تک جن جن مردوں اور خواتین کو حضور ﷺ کے والد یاد اللہ ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے تھے اس موضوع پر اہل علم متعدد کتب بھی تصنیف کیں ہیں خصوصاً مجدد امت امام جلال الدین سیوطی نے اس مسئلہ پر سات رسائل لکھے ان کے نام یہ ہیں

مسائل الحنفی والدی المصطفی

الدرج النیفۃ فی الالباء الشریفہ

المقامۃ السنۃ فی الذیۃ المصطفویہ

التعظیم والذیۃ فی ان الوی سی رسول اللہ فی الجنۃ

نشر العالمین المنین فی احیاء الاولین الشریفین

السل الجلیلۃ فی الالباء العلیۃ

الدار لکامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ

ہر طبقہ کے علماء نے اس بات کو ترجیح دی مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم میر نے بھی ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ پر مبسوط مقالہ لکھا ہے لہذا اس کے خلاف بات کرنا امت مسلمہ سے دشمنی اور عالم اسلام کو نقصان پہنچاتا ہے اسلام نے ہر مسلمان میت اور اس کی قبر کے احترام کا حکم دیا ہے حضور ﷺ نے احترام قبر کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مسلمان کی قبر پر مت بیٹھو اور نہ ہی اسے روندو حضرت ابو مرشد القوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نہ تو قبور پر بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو) المسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کسی شخص کا آگ کے انکارے پر بیٹھنا جس سے اس کے پڑے جلیں اور جسم تک گرمی جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ المسلم)

جب کسی بھی مسلمان کی قبر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں تو اس کی قبر پر بلڈوزر پھیرنے کی اسلام کب اجازت دے گا اور اس ہستی کے مزار پر جس کی گود میں ساری کائنات سے افضل ہستی تشریف لائی یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حکومت سعودیہ نے قانون بنا رکھا ہے کہ آثار کی حفاظت کی جائے وہاں کچھ لوگ عالم اسلام کو سعودی حکومت کے خلاف کرنے کے لیے ایسے کام کر رہے ہیں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کا ازالہ کرے الغرض اس واقعہ کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیمات پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے

حرم قرآن پاک میں کفر الایمان کہ کر طلب کریں

مفتی عبداللطیف قادری

بواسطہ مکتوب شاد روح فرسادل گداز خبر پڑھی ہر وہ شخص جس کے سینے میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ گھٹیا حرکت کسی مسلمان نے کی ہے بالیقین ازلی بدخت ذیاب فی ثیاب کا مصداق انتہائی سفاک ملعون ہی ہو سکتے ہیں اس واقعہ فاجعہ کی مذمت ہر وہ شخص کرے گا جس کو ادنیٰ تعلق محبت حضور ﷺ کے ساتھ ہے چہ جائیکہ کامل مومن ہر مسلمان اور ہر مسلم حکومت پر فرض ہے کہ اس حادثہ کرمہ کی مذمت کرے اور سعودی حکومت کو مجبور کرے کہ جن درندہ صفت لوگوں نے قبر سیدہ طاہرہ طیبہ والدہ محبوبہ خدام ﷺ کو مسمار کیا ہے ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے اور مجنون کتوں کو جو سزا دی جاتی ہے وہ سزا دی جائے اگر یہ بدترین حرکت حکومت سعودیہ نے کی یا کسی بدترین عظیم زمانہ کی سربراہی میں کی گئی ہے تو یہ مٹ کر رہے گی الاترے۔۔۔۔۔

خرد پرویز نے صرف حضور پر نور ﷺ کا نام مبارک چاک کیا تھا تو آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ بدو عا یہ فرمایا
وما علیکم رسول اللہ ﷺ ان یز قو کل ممزق (بخاری شریف)
تو جنہوں نے قبر مبارک سیدہ آمنہ والدہ رسول کریم ﷺ کو مسمار کیا ان سیاہ ختوں کے انجام بد کا عالم کیا ہوگا
تو مشو مغرور بر علم خدا
دیر گیر د سخت گیر د مر ترا

یہ حکومت سعودیہ سے بعید بھی نہیں کیونکہ اکابرین صحابہ کرام رضی

اللہ تعالیٰ عمن کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے جس پر ہر مسلمان صحیح العقیدہ اشکبار ہے۔

دین اسلام اللہ تبارک تعالیٰ کی عظمت و احترام کا درس دیتا ہے اور اس کے بعد عزت و احترام کے لائق ذات اقدس رسول کریم ﷺ ہے مگر حرمین شریفین میں جا کر دیکھا ہے نہ آداب قرآن مجید نہ آداب بیت اللہ شریف اور نہ گنبد خضریٰ کا ادب و احترام حرمین شریفین میں احکام اسلامیہ کی کھلی بغاوت ہو رہی ہے باقی ملک کا عالم کیا ہو گا جدہ انرپورٹ پر اترتے ہی بدعات شنیعہ (مردہ حکمرانوں کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں جو دن کے اجالے میں بھی رقی رو سے روشن رکھی جاتی ہیں) ہو رہی ہیں

نجدی سعودی علماء دین کی زبانیں کیوں گنگ ہیں یا بصارت اور بصیرت ختم ہو گئی ہے حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کیوں نہیں کہتے کہ ازواج مطہرات والدہ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام اور علماء و عظام جو رشددہدایت کے عظیم نشان ہیں جن کے اقوال و زریں سے دنیا جگمگا رہی ہے ان کے نشان مٹانے والا اور اپنی مورتیوں (جو شریعہ مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہیں) کی نمائش کرنے والو خیر کام نہ نہ دیکھو گے

مسئلہ ابویں کریمین رسول پاک ﷺ پر اس قدر دلائل ہیں کہ ان کو کوئی صاحب بصیرت رد نہیں کر سکتا جس نے اس مسئلہ کی تحقیق دیکھنی ہو تو وہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف کتاب البیان یا خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل مبارکہ دیکھے اللہ قدوس شعائر اسلامیہ کے ادب کی توفیق عطا فرمائے اسلام کا بول بالا فرمائے کفر و اہل کفر کو ملیا میٹ کرے

مولانا عبد القواب اچھر وی

نبی اکرم روف الرحیم رحمۃ للعالمین کی والدہ ماجدہ کی عظمت و شان میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں احادیث سے خود نبی کریم ﷺ کا کہنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں اپنی والدہ کی قبر انور پر تشریف لے جانا ثابت ہے نبی کریم ﷺ کا دعا فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور والدہ ماجدہ کی عظمت کے لیے نیز مصطفیٰ کریم ﷺ کے نور اور جسم مقدس کا والدہ ماجدہ مقدسہ کے بدن اقدس میں رہنا آپ کے والدین کریمین کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے

نجدیوں کی شرارت سخت مذمت کے قابل ہے پورے عالم اسلام کو ان سے سخت احتجاج کرنا چاہیے سرکاری سطح پر حکومت پاکستان کو بذریعہ سفارت زبردست احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرنا چاہیے کہ ایسی حرکات کے ذمہ دار کو قرار واقعی سزا دی جائے

قبل ازیں جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کو گرا کر مذموم حرکت کی گئی حضور ﷺ کے صاحبزادگان کی قبور پر اتوار کو شہید کیا گیا آہستہ آہستہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نشانیاں مسمار کی جا رہی ہیں تاریخی مقامات کو ختم کیا جا رہا ہے یہ اسلام دشمنی ہے

غلامان مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے جتنا ممبر لبریز ہوتا جا رہا ہے جس کے نتائج کافی خطرناک نکل سکتے ہیں

امت مسلمہ کے جذبات کو بیچ کا سامنا ہے ایمان کا امتحان ہے تمام مسلمانوں کو متحدہ طور پر حکومت نجدیہ سے اس کا جواب طلب کرنا چاہیے اور اگر نجدی ایسی مذموم حرکات سے باز نہ آئیں تو مسلم ممالک کو ان کا بایں کاٹ کرنا چاہیے نیز ہر ممکن اقدام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

مشقی محمد اشرف آصف جلالی

آپ کی وساطت سے ایک خمیر جھوڑ دیئے والی اور روح تربا دیئے والی خبر پہنچی ان دشمنان اسلام خدیوؤں نے اپنی بد بختی کا ایک اور ثبوت فراہم کیا ہے اور اپنے غیر مسلم آکاؤں کے ایجنڈے کے ایک حصے پر مزید عمل کر کے دکھایا

سید عالم نور مجسم ﷺ کے والدین کریمین طہرین کے بارے میں ہرگز عدم ایمان کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے ان کی تقسیم و بکریہ مسلمانان عالم پر لازم ہے مسلمانوں کی قور کی بڑی حرمت ہے خصوصاً سید عالم ﷺ کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار تو یقیناً شعائر اللہ سے تھا اور شعائر اللہ کی تقسیم تو ایمان کا حصہ ہے

اور توہین ماز جنم کا سبب ہے ایک عام مسلمان کی قبر کا اتنا احترام ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگڑے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہو اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر کے اوپر بیٹھنے سے بھرے

کیا قبر پر بیٹھنے میں قبر کی زیادہ بے حرمتی ہے یا قبر پر بلڈوزر چلانے میں اس کی زیادہ بے حرمتی ہے؟ یقیناً حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کی بے حرمتی کرنے والوں نے جہنم کے انگڑے گلے میں ڈالے ہیں

پھر دیکھیے نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے تو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر نشان کے لیے خود پتھر اٹھا کر دکھا تھا اور پتھر بھی بہت بڑا تھا ملاحظہ ہو (ہمدود) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۹

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون کا وصال ہوا آپ کا جسد اطہر لایا گیا پس دفن کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا وہ ایک پتھر اٹھا لائے پس وہ اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پس نبی اکرم ﷺ اس پتھر کے پاس گئے اور آپ نے اپنی کٹائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر آپ ﷺ نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے حضرت عثمان کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا میں نے اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگاتا ہوں میرے اہل سے جو فوت ہو گا میں اس کو ان کے پاس دفن کروں گا

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کے پتھر دور کرانے والے کس منہ سے دین اسلام کا نام لیتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خود پتھر ایک قبر کے ساتھ پھان کے لیے رکھا تھا اور پتھر بھی اتنا بڑی کہ عام آدمی اسے نہ اٹھا سکا

ان خدیوؤں نے اس قبیح حرکت سے نہ صرف مسلمانان عالم کی دل آزاری کی ہے بلکہ گنبد خضریٰ کے مکین رحمۃ اللعالمین ﷺ کا دل بھی دکھایا ہے ایک عام آدمی کے لیے اس کی والدہ کیسی بھی ہو اسکی قبر کی توہین باعث اذیت بنتی ہے تو سید عالم ﷺ کو اس واقعہ سے کتنی اذیت ہوئی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (کنز الایمان)

نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے تو جہانہ کے مقام پر اپنی رضاعی والدہ کا بھی اتنا احترام کیا تھا کہ امام المرسلین ہونے کے باوجود ان کے لیے اپنی چادر چھائی

ماہنامہ (ابودلود مشکوٰۃ شریف ۲۲۰)

حضرت ابو طفیلؓ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ کو جہرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اچھے میں ایک خاتون آئیں یہاں تک کہ نبی اکرمؐ کے قریب جا پہنچیں پس آپؐ نے اس خاتون کے لیے اپنی چادر بھادی وہ اس چادر پر بٹھ گئیں (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا یہ کون خاتون ہیں صحابہ نے کہا یہ نبی اکرمؐ کی رضائی والدہ ہیں نبی اکرمؐ نے تو اپنی رضائی والدہ حضرت حلیمہؓ کی عظمت بھی اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے اتنی اجاگر کی کہ ان کے لیے بھی چادر بھائی تو آپؐ کی حقیقی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپؐ کے نزدیک کتنی عظمت ہوگی

ان کی قبریں اکھاڑنے والے مجھوں نے سید عالمؐ کی حقیقی والدہ کے نیچے وہ پسلا خاکی مھونا بھی نہ رہنے دیا

سید عالمؐ کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں حدیث میں و متاخرین نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں جن میں ثبوت ایمان پر آیات احادیث اور آثار جمع کیے ہیں

میرے استاد محترم عرب دنیا کے عظیم علمی شخصیت مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس البغدادی فرمایا کرتے تھے ایمان والدین کے دوسرے سارے دلائل سے قطع نظر اگر صرف آیت کریمہ سورۃ یس ۱-۶۔۔۔ تاکہ تم اس قوم کو ڈرنا جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں

کو لیا جائے تو بھی سید عالمؐ کے والدین کی طرف انگلی اٹھانے کی کوئی گنجائش نہیں ملتی کیونکہ وہ زمانہ فترۃ میں تھے چنانچہ انڈیا ہی نہیں پایا گیا جب انڈیا ہی

نہیں تو ہو مرفوع القلم ہیں اور اگر دوسری بار احیاء والی روایت لی جائے تو پھر ابلاغ بھی ہے اور ویسے ہی ایمان بھی ہے یہ لوگ سید عالمؐ اور آپؐ کے والدین کریمین کے ساتھ کس قدر دشمنی پہ اتر آئے ہیں قرآن مجید کی ایسی واضح حقیقت کے باوجود اپنی بدباطنی کی وجہ سے خواہ مخواہ مسئلہ کو دوسری جانب پھیرنے کے درپے ہیں

یونہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر

اگر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے

جس گود میں امام المرسلینؐ جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکت عروج نہیں تو اور کون ہے جس آغوش میں افتخار انبیاء و رسل علی نبیہا و علیہم

ہمارے ہاں

پلاسٹک گلاس ٹیکٹ لیزر سکیکس لیزر ز بھی فٹ کیے جاتے ہیں

مٹھوپکے
ٹھنڈے
پھنڈے



نظر
کی
حکایتیں

فارق آپیکل سارس

۱۔ علامہ اقبال روڈ (مستقل الحمار سینا) چوک بوہڑ لاہور

فون
۹۹۹۹۷۲۲
۹۲۹۵۰۳۸

السلام تجلی افروز ہوئے اگر وہ باب فضیلت کا عنوان نہیں تو اور کون ہے؟ جس سلسلہ واسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصفہ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب طاہر نہیں تو اور کون ہے

جن والدین کریمین کی جزین ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانہ ایمان نہیں تو اور کون ہے عظیم مفسر عالمہ صاوی ماکی اپنی تفسیر صاوی کی دوسری جلد میں صفحہ ۲۵ پر نقل کرتے ہیں کہ محققین کے مطابق نبی اکرم ﷺ کا نسب شرق سے محفوظ رہا ہے آپ کے آباء میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعاً مت کو تجدہ نہیں کیا

ان نجدیوں کی زبان کو اگر توفیق تعریف نہیں تو کم از کم توہین سے تو خاموش رہیں اگر انکے مناقب بیان کرنا ضروری یا صحیح نہیں سمجھتے تو انہیں گالیاں دینا کس طرح فرض ہو گیا ہے

افسوس صد افسوس

مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہرگز اپنے تعلقات استوار نہیں کرنے چاہیں یہ ایسی مدموم حرکات سے مسلمانوں کو خانہ جنگی کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں

لیکن یہ لوگ یاد رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ غلامان رسول ﷺ کے پھر سے ہوئے جذبات ایک دن انہیں حجاز شریف سے نکال باہر کریں گے پھر انہیں امریکی اور برطانوی آقاؤں کے سہارے بھی کام نہیں آئیں گے

حکومت پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر سعودی حکومت پر سفارتی دباؤ بڑھائیں تاکہ اس جرم کے مرتکب افراد کو قراقرظی سزا دی جائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار دوبارہ تعمیر کیا جائے

اقتصاب

وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کا ۱۹۹۸ میں تحریر کردہ پیش لفظ از مجموعہ کلام بشیر حسین ناظم جمال جہاں فروز

پیشوائی

منوچتر و مختتم وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعت سنت ربانی ہے۔ جب کسی مقتدر ہستی کو تمام عمرہ خصائص 'احسن' شامل 'دلکش' محاسن' دلاؤیز محلد اور دلآرا مکارم اخلاق کا پیکر کما مقصود ہو تو اسے عربی میں **هُوَ نَعْتُهُ** کہتے ہیں۔ جب "بعد از خدا بزرگ تویی تفسیر مجتہد" سلسلہ بات ہے تو پھر جملہ غنائی میں حضور ﷺ سے بڑھ کر لفظ **هُوَ نَعْتُهُ** کا بہتر وہوہ اخلاق کس پر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے 'سنت' اپنے محبوب اور محمود کی نعت و ما ارسلتک الا رحمتہ للعالمین کہہ کر 'یا ایہا الرسول کہہ کر' یا ایہا النبی کہہ کر 'طہ و یسین کہہ کر' یا ایہا المعزمل اور یا ایہا العذر کہہ کر بیان فرمائی ہے۔ پھر کس والشمس وضحا کہہ کر آپ کے چہرہ انور کی تحسین کی 'والیل اذا سجدی کہہ کر آپ کی زلف منبر پیرہ طیب نفس کا تذکرہ کیا۔ وانک لعلی خلق عظیم کہہ کر آپ کے اخلاق عالیہ کی تعریف کی اور سب سے بڑی تعریف 'سب سے بڑا انعام' سب سے بڑی تفضیل اور سب سے بڑی تمجیل و رفعنا لک ذکرک۔ اور ان اللہ وملتکنتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیعافرا کر کی۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد۔ اس سنت اللہ کو انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے اپنے اوقات میں افضل الانبیاء ﷺ کی نعت کی۔

سب راہ پر نئے تری زیبائی کے

دلِ ایوب و برائیم میں تیری عکرم

یہ سنت الیہ سرور زمانہ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ نے اپنائی۔ حضور ﷺ کی دنیوی حیاتِ طیبہ میں حضرت سیدنا ابوبکرؓ حضرت سیدنا عمرؓ حضرت سیدنا عثمانؓ سیدنا حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت سیدنا حمزہؓ حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ حضرت کعب بن زہیرؓ حضرت کعب الانبارؓ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن بن ثابتؓ نے حضور سید لولاک ﷺ کی بارگاہ میں گل ہائے نعت پیش کئے۔ اس طرح حضور کے تاجینِ مدینہ منورہ میں ۱۲۲ کے قریب تھے۔

میرے علم میں ہے کہ جب حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہؓ کے مزار کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں تو ابواء کے مقام پر اپنی حالت کے دوران میں سید کائنات ﷺ جن کی عمر شریف اس وقت صرف ۶ سال تھی کے لئے نعتیں اشعار کئے۔

بارک اللہ فیک یا غلامی

انت مبعوث الی الانام

من نئی الجلال والاکرام

اے میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھے برکات سے نوازے آپ تو مخلوق کی طرف رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے مبعوث ہیں۔

سیرت کی کتبوں میں بعثتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پانچ چھ ۳ برس پہلے کی کہی ہوئی نعتوں کا تذکرہ ہے۔ مگر حق تعالیٰ اور پیرِ رب العالی کے بعد مسلمانوں نے جنہاں کہیں بھی وہ تھے اور ہیں اپنی اپنی زبان میں نعتیں کہیں اور گل ہائے عقیدت و موت پیش کر کے اپنی بخشش و مغفرت کا سلسلہ پیدا کیا۔ فذا نعت کما اور نعت سنا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جو نعت کہتے ہیں پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں علیؓ فارسی اردو اور پوہلی زبان میں ایسی نعتیں کہیں گئیں جنہوں نے عاشقانِ معطیٰ ﷺ کے دل گرمائے ان میں جوشِ عمل پیدا کیا اور جذبہٴ جلد کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول پر چل کر اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھنے کا ولولہ پیدا کیا۔

الحاج بشیر حسین ناظم کو میں پچھلے ۳۰ سال سے جانتا ہوں۔ وہ ہمارے ہاں گیارہویں شریف کے ختم اور میلاد النبی ﷺ کی محافل میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کی دعوت میں نعت خوانی کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت ناظم صاحب اپنے دورِ مفنون میں

تھے۔ ان کی آواز نہایت ہی دلکش و دل نواز تھی۔ جو سامعین کو مسحور کر دیتی تھی۔ میں ایک گونہ مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ناظم صاحب آج اہل علم و معارف میں اپنی علمی وجاہت اور مطالعے کی وسعت کی وجہ سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک عالمِ دین، شاعر، مصنف، مسلم ادیب، عہد نقاد، معروف محقق، دقیق مترجم اور شاعرِ ہفت زبان ہیں۔ اگرچہ انہوں نے نظم و نثر میں بہت کچھ لکھا لیکن نعت گوئی ان کا خاصہ ہے۔

"جمل جہاں فردوز" پورے دیوانِ غالب کی غزلوں کے اوزان و بحر پر کسی گئی نعتوں کا نہایت ہی دقیق مرقع ہے۔ جس طرح غالب مرحوم نے پوری علمی جج و جج اور غزلیہ اسلوب کے ساتھ غزلیں کہیں، دو صدیوں کے بعد اسی طرح بشیر حسین ناظم نے نعت کی جملہ کیفیات کو دل پر وارد کر کے بارگاہِ رسالت میں گل ہائے نعت پیش کئے ہیں۔ بشیر حسین ناظم کی کوشش "جمل جہاں فردوز" میری نگاہ میں بلاشبہ بیسویں صدی کا شاہکار ہے۔ میں اس دور کے غالب نعت بشیر حسین ناظم کو اس ادبی و علمی کارنامے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ نعتوں کا یہ گلدستہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں شرفِ قبولیت پانے کے بعد ان کے لئے توشہٴ معنی اور سالیانِ غفر و مغفرت بنے۔ ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین پڑے۔

اللہم صل علی محمد و آل محمد

نواز شریف

محمد نواز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۳ جولائی ۱۹۹۸ء

اسلام آباد

توجہ فرمائیں۔ رسالہ ہر ماہ ۲۷ تاریخ تک حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اگر ۱۰ تاریخ تک نہ ملے تو خط لکھ کر دوبارہ طلب کریں۔
ادارہ کنز الایمان لاہور

اظہار رائے:

جناب اقبال احمد فاروقی صاحب، نگران مرکزی مجلس رضاء لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم



مفتی سید محمد اخلاق صاحب زید پورہ

السلام علیکم!

مجھے آپ کا مراسلہ ملا جس میں آپ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے روزِ منورہ تمام البراثرِ لغیب کے بارے میں روحِ فرسا حاضرِ شرعی سیدہ طاہرہ کی قبر مبارک کو نجدیوں نے ہریریت کا نشانہ بنا کر شری ہی مبادرت اور ظلم کا مظاہرہ کیا ہے۔

اگرچہ نجدی حکومت ایک عرصہ سے اپنی بد بختی کے مظاہرہ کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی سیدہ لائبریا کی نسبت سے آثار و تبرکات موجود ہیں انہیں مٹا رہے ہیں۔ جنت البقیع کے اندر لم اور سیدنا حفصہ عبداللہ رضی اللہ عنہما کے مزار کی بے حرمتی کے بعد حالیہ فعل سے زیادہ سفاکانہ اور ظالمانہ ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے یہ سن رہے تھے کہ نجدی مظلومے اہل عقیدت کو زیارت سے روک رہے ہیں، رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور زائرین کی راہوں میں پتھر اور شیشے بچھا رہے ہیں۔ مگر جن حالات کا تذکرہ آپ کے اطلاع نامے میں آیا ہے، وہ نہایت ہی دل غراش ہیں۔ مرکزی مجلس رضاء

کے تمام اراکین نجدی حکومت کے اس مکروہ فعل کی پھر زورِ مذمت کرتے ہیں اور اس ہریریت کو عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا ذریعہ جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ جو بھی قانونی کارروائی یا احتجاج کریں مرکزی مجلس رضاء اس کی تائید کرے گی اور آپ سے تعاون کرنے اور آپ کی آواز پر لبیک کہے گی۔ آپ اس سلسلہ میں جو بھی کارروائی کریں مرکزی مجلس رضاء کو آگاہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو!

والسلام
اقبال احمد فاروقی
نگران مرکزی مجلس رضاء
۱۸ ستمبر

جنت میں گھر بنائیے

لاہور چھاؤنی مسلک امام احمد رضا کے مرکز جامع مسجد قاسم خان بلائک صدر بازار لاہور چھاؤنی کی تعمیر و آرائش میں حصہ لیتے ہوئے جنت میں گھر بنائیے
نقدِ قوم یا سمیت اجری / سریا / انکا (چھوٹی اینٹ)
نور الدین کراچی ہاؤس واپی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ کے پتہ پر رابطہ کریں

حضرت قبلہ میاں زبیر احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش
بانی و ناظم 'دار الفیض گنج بخش'، صدام منزل بابال گنج - لاہور

میاں زبیر احمد

علوی گنج بخشی قادری ضیائی

اندوہناک اور روح فرسا خبر

سید محمد اظہار صاحب معرفت طالق اکرام صاحب یہ روح فرسا اور کرہناک خبر پڑھی کہ سرکار سید
المرسلین علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کی قبر منور کو منہدم کر دیا گیا ہے اور ابواء
شریف کی پہاڑی کی چوٹی جس پر آپ رضی اللہ عنہا کی قبر انور تھی، کو کاٹ کر ایک جانب اٹھیل کر گر کر اویا گیا ہے۔ اس
اندوہناک سانحہ کی اور اس کے افسردہ و ترسناک افروا کی پر زور مذمت کی جاتی ہے۔

حضور نذر کون و مکان در محنت عالیہ، شفیق عاصیل، رحمۃ اللعالمین، سید المرسلین علیہ السلام جب صلح حدیبیہ
کے موقع پر مقام ابواء شریف سے گزرے تو اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف
لے گئے، اپنے دست اقدس سے اسے درست فرمایا اور بے اختیار چشم ہائے مبارک سے آنسو رواں ہو گئے۔
استفہاد پر فرمایا: "ان کی محتاجت تھی یا اُمّی اور میں رو گیا۔" (روایت کردہ: ابو نعیم، ص ۱۰۰)

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کفار کے لشکر میں سے بعض نے ابواء کے
مقام پر حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کو اکھڑنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن لشکر کفار کے قائدین نے اس پر
عمل ملتوی کر دیا تھا۔ آپ علیہ السلام کے زمانے میں جو کام کفار کرنے سے باز رہے، اس کو عصر حاضر کے دنیاوی عقیدہ
کے حامل ہم نوا مسلمانوں نے کر دیا۔ اس طرح ان لوگوں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی
کر کے جناب سرکار رسالت آپ علیہ السلام کو کتنی تکلیف پہنچائی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ غضب خدا کے مستحق
قرہ ہائے ہیں۔ تمام مسلمان علماء و لوہوں، دانشوروں کو اس روح فرسا واقعہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور سخت
احتجاج کرنا چاہیے۔

منیر احمد

فاک پائے در سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا

میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء لاہور

الایمان فی الایمان

محمد فیاض احمد

الحمد للہ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں ہم دونوں دوست
حاضری حرمین شریفین کے لیے جا رہے ہیں گذشتہ چند سالوں سے تو زیارات
مقامات مقدسہ عراق و شام اور اردن سے بھی مستفید ہو رہے ہیں

امرو واقعہ یہ ہے کہ ادائیگی عذرہ کے بعد ہم جدہ سے فروری ۱۹۹۶ کو
بغرض حاضری ام النبی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا - ابواء شریف اپنے
رفقاء حاجی غلام محمد علی اور محمد عمران عاشق کے ہمراہ حاضر ہوئے ان دنوں ابواء
شریف کی جانب کوئی قابل ذکر پکی سڑک نہ تھی اور نہ ہی کوئی وڑو وغیرہ لگے تھے
مستورہ پہنچنے پر ہم نے ایک ڈرائیور سے ابواء شریف کا راستہ معلوم کیا اس نے
صحرائے جانے کا اشارہ کیا چونکہ یہ پہلی دفعہ ہم سب کی ابواء شریف حاضری کی
سعادت تھی اور پھر وہاں کے لوق و دق صحرائے بغیر کسی نشان کے راستہ کا تعین
کرنا بھی سخت دشوار تھا اس لیے سخت پریشانی و غم و افسوس کیر تھی لیکن بعد از
شریف شام اور اردن زیارات کے دوران ہم سب سے دل میں ایک تمنا یہ بھی
تھی کہ اس دفعہ حضرت سیدہ طاہرہ فی لی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر
حاضر ہوتا ہے

موجودہ صورت حال میں یہ خواہش ناممکن نظر آتی تھی لیکن اس موقع
پر یہ فیہی تاخیر تھی کہ ہم بفضلہ تعالیٰ نصف گھنٹہ بذر یہ گاڑی مسافت کے بعد
ایسے نامعلوم مقام پر جا پہنچے جہاں سے آگے جانے کے لیے کوئی خاص سمت نظر نہ
آئی چنانچہ وہیں رکنا پڑا اور ہم سب ساتھی اوہرا اوہرا نظر اٹھا کر دیکھنے لگے کہ کسی

سے کوئی راہنمائی مل جائے ابھی اسی پریشانی میں گم تھے کہ اچانک ایک پرانی گاڑی نمودار ہوئی ہم بلا سوچے سمجھے اس کی طرف چل پڑے جب انہوں نے ہمیں آتے دیکھا تو رک گئے اس گاڑی میں دو عربی نوجوان تھے ہمارے لئے پر ڈرائیور نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ یہاں والدہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کہاں ہے تو اس نے جواب دیا کہ کوئی زیارت یہاں کوئی زیارت نہیں انہوں نے کچھ خیل و جھٹ کی پھر ہم نے واضح طور پر عرض کیا کہ ہم ام المہدی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف پر حاضر ہونا چاہتے ہیں تو اس پر وہ مسکرا دیئے اور ہمیں اپنے ساتھ چلے کوٹھار پانچ منٹ کی مسافت کے بعد ہم اس مقدس پہاڑ پر پہنچے تو سانسے والی ۵ ثنات کی عظیم والدہ ماجدہ سیدہ طاہری فی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کو انوار تجلیات سے بھر پور پایا دونوں نوجوان ایک طرف بیٹھ گئے اور ہم نظریں اور دل بھگائے مزار شریف کی طرف بڑھنے لگے واللہ ناقابل بیان کیفیات میں حاضری نصیب ہوئی قبر انور کا روح پرور منظر کچھ یوں تھا کہ

قبر مبارک کے اطراف میں ہزرگ میں بیس پتھروں کے ٹکڑے تھے اور جائے قبر یعنی تعویذ مبارک پر ہزر ہریالی تھی اور تازہ گلاب کے پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے اور پورا پاکیزہ ماحول مشک جاں بہار تھا جبکہ اس وقت کوئی زائر موجود نہ تھا ہم نے ہدیہ سلام و فاتحہ عرض کیا اور مل کر درود و سلام پڑھا تقریباً ایک گھنٹہ قیام کے دوران جو کیفیات اور احساسات دل میں محسوس ہوئے انہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی پچھ ہی دیر پہلے انہیں لحد مبارک میں اتارا گیا ہو چودہ سو سال کے فاصلے چند لمحوں میں سمٹ گئے

شدید گرمی کے باوجود اس مقام پر ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جیسے کہ درپچہ کھلا ہے حاضری کے بعد ہم واپس چل دئے اور دونوں نوجوان ہمارے ساتھ اس مقام تک آئے جہاں سے ہم ان کے ساتھ چلے تھے اس کے بعد وہ کہاں چل دیئے یہ اللہ ہی جانتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے یہ ہماری راہنمائی کے لیے بھیجے گئے تھے ورنہ کوئی ایسی صورت نہ تھی کہ ہم حاضری دے سکتے ہماری یہ تمنا جو پوری ہوئی کہ پہلے حضور سید عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ منظرہ کریمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ان کے توسط و وسیلہ سے سرکار عالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنے گناہوں کی معافی کے طلب گار ہوں گے

یہ بے ربط دے کیف مختصر ساتھ کرہ تھا ہمارے ابو اشریف کی پہلی حاضری کا اس کے بعد ہم مزید دو مرتبہ حاضری سے مشرف ہوئے ہر دفعہ بے شمار کیفیات فیوض و برکات سے نوازے گئے جن کو احاطہ تحریر میں لانے کے لیے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جس کا قلب اظہار کر سکے

اس سال ہمارے دوست جناب طارق اکرام صاحب اپنے پیارے بھائیوں جناب سید محمد اخلاق اور جناب رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ ابو اشریف حاضری دے کر آئے ہیں موجودہ صورت حال سن کر اس قدر غم و اندوہ کی کیفیت ہے کہ بس نہیں چلتا کہ ملزموں کو کوئی کڑی سے کڑی سزا دی جائے مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شہادت اور بے حرمی کا آنکھوں دیکھا حال اور کانوں سنا المناک واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے وہ ناقابل برداشت ہے اور انتہائی افسوسناک ہے جس سے اسلام اور عالم اسلام کو شدید چھکا لگا ہے ایمان اور حب رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ غدیوں کی اس بد عملی پر جس قدر ہو سکے احتجاج کیا

جائے

خدارا مسلمانوں اب جاگ اٹھو اب کس مقدس بارگاہ کی بے حرمتی کی

انتظار میں ہو

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ اور آپ کی پیاری والدہ ماجدہ کے وسیلہ جلیلہ سے حرمین شریفین کو غاصبین کے قبضے سے نجات دے اور تمام مقامات مقدسہ کو عزت و احترام سے قائم و دائم رکھے اور اس پاکیزہ مشن کے ہر طرح کے قلمی لسانی مالی معاون کو بہت و طاقت عطا فرمائے آمین

بہ طریقت حضرت عبدالعزیز بن محمد بن سعود



باسمہ تعالیٰ والصلاة والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

مہتمم شہداء اخلاق احمد صاحب ذیہود

ملاہر حضرت درکت

آپ کے فضیل کتب کی رسالت سے ادھر شریف کے ماہر سادہ کی خبر

لیا، دل خون کے آنسو بہا

مستور یہ عالم صلی علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی قبر شریف کی بارگاہ میں پڑا جس کی سربراہی ۱۹۹۵ء ہوئی۔

انقلاب کی بات ہے کہ کلام "۱۸ مہینوں میں ایک بار" اور "۱۸ مہینوں میں ایک بار"

اور اب اس شریف حاضر ہوا "۱۸ مہینوں میں ایک بار" اور "۱۸ مہینوں میں ایک بار"

آپ کے کتب کے مقابلہ والے اور مہینوں میں ایک بار سے ۱۸ مہینوں میں ایک بار

کے ۱۸ مہینوں میں ایک بار

مہتمم اس سلسلہ میں حضور محمد ﷺ، بڑی طریقت برحم

کے دل و جان خون کے لئے حاضر ہیں۔

مفتاح رہا دوداگر
سید نور حسین جمالی
۲۲ دسمبر ۱۹۹۵ء
۱۱ مئی ۱۹۹۶ء

خاک حجاز کے نگہبان

صلاح الدین محمود

(یہ مضمون صلاح الدین محمود کے سرائے حجاز "نقش اول کی تلاش" کا ایک اپنی جگہ مکمل باب ہے۔ یہ سرائے ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء میں اختیار کیا گیا)

ایک بات

میں بچپن سے اپنے حواس کے "نقش اول" کی تلاش میں ہوں اور چونکہ میرے واسطے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میرے حواس کے لیے باعث وجود ہیں اس لیے محض وہی میرے حواس ہی کا نہیں بلکہ میرے ایمان تک کا نقش اول بھی ہیں۔

میرا یہ سفر ان لحاظ سے جاری ہے کہ جن میں 'میں غیب گزار کر' اس جہان میں آیا تھا اور اس وقت تک جاری رہے گا کہ جب میں یہ جہان صرف کر کے دوبارہ غیب میں گزر جاؤں گا۔ مگر اپنے حواس کے ازل کو دریافت کرنے کے لیے اس جہان کی بھرپوری خاک پر مجھ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نشان کی ضرورت ہے تاکہ مجھ پر غائب اور موجود دونوں کے راز وا ہو سکیں۔

کیا کسی چٹیل میدان کی مگر پر یا کسی انجان وادی کے خم پر کیا 'اپنے

اندر یا باہر، یا پھر اس آئینے کی دھار پر کہ جو اندر اور باہر کو ایک کرتی ہے۔
میں یہ نشان پاسکوں گا۔ اس کی خبر تو ان نشانات ہی کو ہے۔ مگر تلاش میرا
منصب ہے سو تلاش جاری ہے۔

اس ہی تلاش کی ایک لازم کڑی کے طور پر ۱۳۹۰ھ اور ۱۳۹۱ھ میں
میں نے حجاز کا سفر اختیار کیا تھا۔ ذریعہ نظر مضمون اس ہی سفر کا ایک بیان ہے
۔ صلاح الدین محمود

ترکوں نے حجاز پر اپنے دور حکومت کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ
و سلم کی ولادت سے لے کر آپ کے وصال تک کے ہر لمحے سے وابستہ ہر جہانی
روحانی تاریخی اور جمالیاتی کیفیت کو آئندہ نسلیوں کے واسطے محفوظ کرنے کا ارادہ کیا تھا
۔ یہ کام ایک غیر شعوری سطح پر تو عہد نبوی ہی سے جاری تھا مگر اب کوئی ایک ہزار
برس گزر چکے تھے اور اب یہ ضروری تھا کہ ایک شعوری اور حسی سطح پر یہ عمل ہو۔
اس کام کے واسطے جنون کی حد تک رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم سے محبت اور
انسانی حواس کی حدود تک نفاست اور ذہنی سچائی کی ضرورت تھی۔ یہ رحمت ترک
لہن میں موجود تھی اور اسی واسطے وہ اس کام میں تقریباً مکمل کامیاب ہوئے تھے۔
ترکوں کا انسانیت پر یہ سب سے بڑا احسان ہے

ان کو علم تھا کہ جس غلط زمین پر آپ کا نزول ہوا اور آپ کا پہلا قدم پڑا کہ
جس ہوا کا پہلا سانس آپ کے اندر جذب ہوا اور جس نے آپ کی آواز کا گداز پہلی
بار برداشت کیا کہ جس ہوا کی سہارے پہلے پرندے کی پکار آپ تک آئی اور پھر جس
غلا کے فم سے چاند اور سورج نے پہلی بار آپ کو اور آپ نے پہلی بار ان کو دیکھا
کہ حال حال آپ کی چٹائی میں نئے ستاروں کا وقوع ہوا اور جس جس طور آپ کی

وسیع ہوتی آنکھوں نے ان کی دوہری حرکت کو واحد کر کے اپنے لبو میں سمو یا کہ یہ قد
آور لہے، گوشے، چپے اور ہوا اور پینائی، صدا اور شتوائی کے نقش اول محض رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہی کے نہیں، بلکہ آتی دنیا تک ہر نئے کلمہ گو کے لبو کا اول،
ازلی، آبائی اور اصلی نشان ہیں۔ اس بات کا ان کو مکمل علم تھا سو تمام چیزوں کو مد نظر
رکھتے ہوئے انہوں نے چپ پا کر اس بڑے ہوتے بچے میں بنو سعد کی خصلت اور
محبت سے آغاز کرنے کا ارادہ کیا مگر سب سے پہلے انہوں نے مدینہ منورہ میں اس

بہترین منت مسلمان سنی ڈائریکٹری

کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے جس میں دنیا بھر کے سنی مشائخ عظام، علماء کرام، پروفیسر، محققین،
آئمہ، خطباء، سماجی و مذہبی اہل قلم، شعرا، نعت خواں، سنی تنظیموں، اشاعتی اداروں،
دینی مدارس، کتب خانوں اور کتب خانوں کے نام پتے اور ٹیلی فون نمبرز شامل ہوں گے۔

لہذا آپ اپنے، انجمن، تنظیم یا ادارے دیگر شخصیات، جماعتیں، مہتممین، علماء، کرام، پروفیسر، محققین،
آئمہ، خطباء، سماجی و مذہبی اہل قلم، شعرا، نعت خواں، سنی تنظیموں، اشاعتی اداروں،
دینی مدارس، کتب خانوں اور کتب خانوں کے نام پتے اور ٹیلی فون نمبرز شامل ہوں گے۔

رابطہ کا پتہ: انتظامی سنی ڈائریکٹری کنز الایمان، سنی صدر بازار لاہور، چھاپائی

جواب طلب امور کے لیے جوائن لفافہ ارسال کریں

میدان کا تعین کیا کہ جہاں مرنے سے پہلے ایک خوبو اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دور بخار کی گرمی اور بے چینی کو مٹانے کے واسطے ایک شام چند لمحات کے واسطے محنت کیا تھا۔ اور پھر اپنی کم سن خوبصورت اور ہنس مکھ بیوی کو پیوہ اور ابھی ماں کے بدن میں قائم بچے کو یتیم اور بے سارا چھوڑ کر اپنی تمنائیں اپنے دل ہی لیے مر گیا تھا۔ پھر انہوں نے ایک پہاڑ کی کوکھ میں اس چھوٹے سے گھر کا تعین بھی کیا تھا کہ جس کی پہلی منزل پر شمل کی جانب قائم ایک چھوٹے سے بالکل چوکور کمرے میں کہ جہاں چار آئینوں کی اوٹ میں چار سمتیں ملتی تھیں۔ ایک بچہ کہ جس کی کائنات کی امان خفی ظہور میں آیا تھا۔ پھر اس بچے کو ایک بزرگ انسان نے اپنے محنت اور سوچ سے نکلائے ہاتھوں سے اپنی ایک چادر میں پلپٹا تھا۔ اور وہ پگڈنڈی طے کی تھی کہ جو اللہ کے گھر تک جاتی تھی۔ وہاں پہنچ کر اس ضعیف انسان نے چادر میں لپیٹے ہوئے نوزائیدہ بچے کو ہاتھوں میں رکھ کر کائنات کی جانب کیا تھا اور دعا کی تھی کہ اے خالق کائنات اس بچے پر رحم فرما۔ اس واسطے کہ یہ بے آسرا اور یتیم ہے۔ ترکوں نے اس شملی کمرے اس آبائی پگڈنڈی اور اس دعا کے مقام کا بھی ہی کلوش سے تعین کر کے نشان چھوڑا تھا۔

پھر انہوں نے پہلی رگوں کے سیاہ پہاڑوں اور اکثر اوقات خاموش ریگستان کے عظم پر قائم اس جگہ کو بھی دریافت کر کے محفوظ کیا تھا جہاں اس دعا کے کوئی چھ برس بعد اپنے جواں مرگ خاندن کی قبر سے واپسی پر اپنے چھ برس کے حیران بچے کی انگلی پکڑے پکڑے جب اس کم سن خاتون نے ایک رات کے واسطے پڑاؤ کیا تھا تو وفات پائی تھی۔

اگلے روز حیران آنکھوں والے اس چھ برس کے بچے نے اپنی ماں کا چہرہ

جس سے اب آہستہ آہستہ وہ مانوس ہو رہا تھا۔ آخری بار دیکھا تھا اور پھر اپنی ماں کو اپنے کچے کچے ہاتھوں سے انجان خاک میں اتار کر قافلے کے ساتھ اپنے مقدر کی جانب چل پڑا تھا۔ ترکوں نے اپنی مثالی درختی، سادگی، مغربی اور خوش اسلوبی سے ایک کتبہ یہاں بھی چھوڑ دیا تھا کہ آنے والوں کو آگاہی ہو کہ معصوم دلوں کی اکیل ہی ہے کہ جو ان کو وحدت کا ہراز بناتی ہے۔

ان کا اگلا قدم اس راستے کا تعین کرنا تھا کہ جس پر اس واقعے کے تین برس بعد یہ بچہ ایک ضعیف میت کے ساتھ ساتھ چارپائی کا پایا پکڑ کر سب کے سامنے ہلک کر روتا ہو چلا تھا۔ اس کو شاید احساس تھا کہ آج کے بعد اس کی اکیل کائناتی وحدت کی اکیل ہے اور آج لے بعد شاید وہ کبھی کھل کر رو بھی نہ سکے گا۔ غرض یہ کہ ترکوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لے کر آپ کے وصال تک کے واقعات کو آنے والی نسلوں کے تاریخی بحالیاتی اور انی شعور کے واسطی درختی اور سادگی کے ساتھ محفوظ کرنے کا جو ہرا اٹھایا تھا اس میں وہ ایک بری حد تک کامیاب ہوئے۔ آپ کے بچپن سے جوانی تک کی سبتوں کا تعین کرنے کے بعد انہوں نے غار حرا کی چوٹی سے آسمانوں کو دیکھا اور پھر پہاڑ کی نشیبی وادی میں قائم شر کے ایک گھر کے اس چھوٹے سے کمرے کا تعین کیا کہ جہاں حیرت پرے سے اپنے نام کی پکار سننے کے بعد واپس آکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا تھا اور جہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر اپنے مکمل اعتماد سے آپ کو اس حد تک حوصلہ دیا تھا کہ جب فتح مکہ کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کہاں قیام کریں گے تو آپ نے خواہش ظاہر کی تھی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے ساتھ آپ کا خیمہ نصب کیا جائے۔ بعض لوگوں کے استفسار پر کہ آخر

ایک قبر کے کنارے قبرستان میں کیوں؟

”جب میں غریب تھا تو اس نے مجھ کو ملا مال کیا۔ جب انہوں نے مجھ کو جھوٹا ٹھہرایا تو صرف اس ہی نے مجھ پر اعتماد کیا اور جب سارا جہاں میرے خلاف تھا تو صرف اس ایک ہی کی دعا میرے ساتھ تھی“

ترکوں کے ماہرین نے پہلے اس گھر کا پھر اس گھر میں اس کمرے کا تعین کیا کہ جہاں مکمل اعتماد کا یہ بنیادی لہر گزرا تھا۔ یہاں یہ بیان کرنا شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ اس کمرے اور اس کمرے کے بارے میں جہاں آپ کا ظہور ہوا تھا عثمانی حکومت کی جانب سے جو جاری احکامات تھے وہ کیا تھے؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر والے کمرے کے بارے میں جاری حکم تھا کہ ہر بار رمضان کا چاند دیکھنے ہی اس میں سفیدی کی جائے اور پھر فجر کی اذان تک خواتین یا آواز بلند قرآن پاک کی تلاوت کریں جب کہ حضرت عبدالملک کے گھر میں واقع اس شمالی کمرے کے بارے میں حکامات یہ تھے کہ پہلی ربیع الاول کو کمرے کے اندر سفید رنگ کیا جائے۔ رنگ ساز حافظ قرآن ہوں اور پھر ربیع الاول کی اس رات کہ جب آپ کا ظہور ہوا معصوم بچے اس کمرے کے اندر آئیں اور قرآن کی تلاوت کریں۔ اگلی صبح پرندے آزاد کرنے کا حکم اور رواج تھا۔

سو جہاں انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان اور مقبرے کا تعین کیا وہاں انہوں نے بنو ارقم کی بیشک کو محفوظ و درود بن نوفل کی دلیلیز کو پختہ اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے آگن کی نشاندہی بھی کرائی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مکے اور مدینے میں قائم ان اہلی قبرستانوں کو کہ جن میں خانوادہ رسول کے بیشتر افراد اصحاب کرام اور ان کے خاندان اور چیدہ ترین بزرگان دین قیامت کے منتظر

سوتے تھے۔ صاف ستھرا اور پاک کردایا اور پھر نہایت ہی سلیقے سے قبروں کی نشان دہی کر کے مکمل نقشے مرتب کروائے۔

ان تمام کاروائیوں میں ترکوں کا طریقہ کار بہت مؤثر اور یکساں ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر جب ترک حجاز پہنچے تو مسجد بلال جو کہ خانہ کعبہ کے سامنے ایک پہاڑ پر واقع ہے صدیوں کی غفلت کی وجہ سے تقریباً مٹی اور پتھر کا ڈھیر ہو چکی تھی۔ اس چھوٹی سے مسجد کو اس کے اصلی خطوط پر دوبارہ تعمیر کرنے کے واسطے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ یہ تھا۔ پہلے تمام مٹی کو الگ کر لیا گیا اور پھر تمام چوٹے کو اور اس کے بعد تمام اصلی پتھروں کو۔ اس کے بعد مٹی اور چوٹے کو پیس کر اور نہایت باریک چٹلیوں سے چھان کر الگ الگ تیار کر لیا گیا۔ بچے ہوئے چوٹے کا کیسیائی تجزیہ کر کے اس کے اجزاء معلوم کیے گئے۔ پھر ان اجزاء کے اصلی اور پرانے ماخذ دریافت کرنے کے بعد ایک ہی ماخذ کے لئے اور پرانے چوٹے کو ملا کر اور مزید طاقتور بنا کر چٹائی کے واسطے استعمال کیا گیا۔ پتھر بھی اپنی تراش کیفیت اور ساخت کو مد نظر رکھتے ہوئے تقریباً اسی طرح رہا۔ اسی جگہ نصب ہوئے کہ جہاں پہلی مرتبہ عہد نبوی کے فوراً بعد نصب ہوئے تھے۔

اس طرح وہی مٹی وہی گارا اور وہی چونا پتھر بالکل اسی طرح استعمال ہوا جیسا کہ صدیوں پہلے مسجد کی تعمیر اول میں استعمال ہوا تھا۔ مسجد نئی بھی ہو گئی اور اپنے اصل اور اول خطوط پر قائم بھی رہی۔ یہ ترکوں کے طریقہ کار کی محض ایک اور قدرے معمولی مثال ہے۔

جب ۵۳ برس کے میں بیت گئے اور زمین کی گردش اس شہر کو ایک بار پھر دہیں لے آئی جہاں وہ ۵۳ گردشوں پہلے تھا تو اسے دوبارہ کا وقوع ہوا تھا اور رسول

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کا رخ کیا تھا۔ سو ترک بھی اس آبائی راستے پر چل نکلے تھے۔ غار ثور کو انہوں نے کچھ نہ کہا اور یہی مناسب سمجھا کہ نہ تو اس کے جالے صاف کریں اور نہ ہی کبوتروں کے صدیوں پرانے گھونسلوں کے جھاڑ جھکاڑ کو کاٹیں یا ہٹائیں۔ غار ثور کو انہوں نے مکڑیوں اور کبوتروں کے سپرد ہی رہنے دیا کہ اب جائز طور پر وہی اس گوشے کے مالک اور حقدار تھے۔ غار حرا تک کی نہایت ہی مشکل چڑھائی کو بھی انہوں نے آسان بنانے کی کوئی کوشش نہ کی تاکہ چڑھنے والوں کو چوٹی تک پہنچنے کے جتن کا احساس برابر ہوتا رہے۔ وہاں اتنا ضرور کیا کہ دو تھائی چڑھائی پر ایک نہایت سادہ سی ٹانہ بنا دی تاکہ بارش کا پانی کبھی کبھی جمع ہو سکے اور بچے بوڑھے اور عورتیں اگر چاہیں تو چڑھائی کے دوران پیاس بجھا سکیں۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے لے کر مدینے کے اطراف میں قائم بنو بخار کی کچی بستی تک ہجرت کے راستے کا حتمی تعین کر کے نقشہ مرتب کیا۔ ترک جب حجاز پہنچے تو بنو بخار تیزتر ہو چکے تھے پھر بھی ترکوں نے بچے کچے لوگوں کو تلاش کیا اور سینہ بہ سینہ محفوظ ان کے لوگ گیتوں کو پہلی بار قلم بند کر کے باقاعدہ محفوظ کیا۔ مسجد قبا کو نہایت ہی ہنر سے بحال کرنے کے بعد وہ کچھ دیر تک اس کنوئیں کی منڈیر پر بھی سستانے کو بیٹھے کہ جہاں ہجرت کے بعد پہلی نماز ادا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور جس کے آپ کو دیکھ کر آپ سے آپ سے اونچے ہوتے پانی میں آپ نے اپنے چہرے کا شفاف عکس دیکھ کر پہلے ایک لمحہ توقف اور پھر مسرت کا اظہار فرمایا تھا۔

اس کنوئیں سے اب راستہ مدینے کو جاتا تھا۔ مدینے کے اس میدان تک جاتا تھا کہ جہاں آپ کی آمد سے کوئی ۵۳ برس پہلے ایک شام مرنے سے پہلے ایک غریب

اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دور اپنے بخار کی گرمی اور بے چینی کو مٹانے کے لیے چند لمحات کے واسطے گھٹ کیا تھا اور پھر اپنی کم سن خوبصورت اور ہنس مکھ بیوی اور ابھی ماں کے بدن ہی میں قائم بچے کو یتیم اور بے سارا چھوڑ کر اپنی تمنائیں دل ہی میں لیے مر گیا تھا۔

ایک بار پھر وہی میدان تھا۔ مسجد نبوی کو اب یہاں تعمیر ہوتا تھا۔ مسجد نبوی کی تعمیر بھی ایمان ہنرمندی، پاکیزگی اور نفاست کی ایک عجیب اور انوکھی داستان ہے۔

پہلے پہل برسوں تک ترکوں کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ مسجد نبوی کی تعمیر کریں۔ ان کے نزدیک یہ ایک کائناتی اور انسانی حدود سے ماورا طاقتوں کے بس کا عمل تھا اور وہ محض انسان تھے مگر جب انسان حقیقت میں ہمت کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے باہر قدم دھرنے کی ہمت بھی پا جاتا ہے۔ سو اپنی محبت کی سچائی کے سارے انہوں نے یہ کام شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ ترکوں نے اپنی وسیع سلطنت اور پھر پورے عالم اسلام میں اپنے اس ارادے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ اس حتمی کام کے واسطے ان کو عمارت سازی اور اس سے متعلقہ علوم اور فنون کے ماہرین درکار ہیں۔ یہ سننا تھا کہ ہندوستان، افغانستان، چین، وسطی ایشیا، ایران، عراق، شام، مصر، یونان، شمالی اور وسطی افریقہ کے اسلامی خطوں اور نہ جانے عالم اسلام کے کس کس کوٹے اور کس کس چپے سے نقشہ نویس، معمار، سنگ تراش، بنیادیں ڈھن کی زندہ رگوں تک اتارنے کے ماہر، مجتہدین اور ساتباہوں کو ہوا میں معلق کرنے کے ہنرمند، خطاط، پچہ کار، شیشہ گر اور شیشہ ساز، کیمیا گر، رنگ ساز اور رنگ شناس، ماہرین فلکیات، ہواؤں کے رخ پر عمارتوں کی دھار کو بٹھانے کے ہنرمند اور نہ جانے کن کن عیاں اور کیسے کیسے پوشیدہ علوم کے ماہرین، اساتذہ، پیشہ ور اور ہنرمندوں

نے دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں اپنے اہل و عیال کو سمیٹا اور اس اذلی بلاؤں پر قسطنطنیہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ کہیں بے حد دور ایک چٹیل ریگستان میں جنت کی کیاری کے کنارے ان کے رسول کی قیام گاہ پر تعمیر ہوئی تھی اور وہ ان کے ہنر اب ہر طرح اس کام کے واسطے وقف تھے۔

ترکوں کو اس والہانہ کیفیت کی ایک حد تک امید تھی مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اس احتجاجی بے اختیاری اور مکمل اطاعت پر ان تک کو تعجب ضرور ہوا تھا۔ بہر کیف ان کی تیاریاں بھی مکمل تھیں۔ عثمانی حکومت کی تقریباً ہر شاخ اعلان سے پہلے ہی حرکت میں آچکی تھی اور حکومت کے اہل کار اپنی حدود میں اور سفیر دوسرے اسلامی ممالک میں اس انداز اور ارادے کے تمام لوگوں کی اعانت کے واسطے تیار تھے۔ ان اہل کاروں اور سفیروں کو یہ احکامات تھے کہ وہ ان تمام ماہرین اور ان کے ہمراہی ان کے اہل و عیال کو اگر وہ چاہیں تو قسطنطنیہ تک کے راستے میں ہر طرح کی سہولت فراہم کریں۔ اور سلطان وقت کے حکم سے قسطنطنیہ سے چند فرسنگ باہر میدانوں میں ایک خود کفیل اور کشادہ بستی تیار ہو چکی تھی سو پھر جب ان یکتائے روزگار لوگوں کے قافلے پہنچنے شروع ہوئے تو ان کو ان کے روزگار کے اعتبار سے اس نئی بستی کے الگ الگ محلوں میں بسایا جانے لگا اور حکومت مکمل طور پر ان کی کفیل ہوئی۔

اس عمل میں کوئی پندرہ برس گزر گئے مگر اب یقین سے کہا جاسکتا تھا کہ اس بستی میں اپنے وقتوں کے عظیم ترین فنکار جمع ہو چکے ہیں۔ اب خود سلطان وقت اس نئی بستی میں گیا اور اس نے خاندانی سربراہوں کا اجلاس طلب کر کے منصوبے کا اگلا حصہ ان کے سامنے رکھا منصوبے کا اگلا حصہ اس طرح تھا۔ ہر ہنرمند اپنے اپنے سب سے ہونمار بچے یا بچوں (اولاد نہ ہونے کی صورت میں ہونمار ترین شاگرد) کا انتخاب

کرے اور اس بچے کے جوان ہو کر پختہ عمر تک پہنچنے تک اس کے بدن اور لہن میں اپنا مکمل فن منتقل کر دے۔ اور حکومت کا ذمہ تھا کہ وہ اس دوران اس اندازے کے اتالیق مقرر کرے کہ وہ ہر بچے کو پہلے قرآن کریم پڑھائیں اور پھر قرآن حفظ کرائیں۔ ساتھ ساتھ پچہ شہ سواری بھی سکھائے۔ اس تمام تعلیم تربیت اور تیاری کے واسطے پچیس برس کا عرصہ مقرر کیا گیا۔

اس منصوبے پر ہر ایک نے لبیک کہا اور صبر، محنت اور حیرت کا یہ بالکل انوکھا عمل شروع ہوا۔

چنانچہ پچیس برس بیت گئے اور ان کے انوکھے ہنرمندوں کی ایک نئی اور خالص نسل نشو و نما پا کر تیار ہو گئی۔ یہ تیس سے چالیس برس کی عمر کے مخصوص اور نیک اطوار نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تھی کہ جو محض اپنے اپنے آبائی اور خاندانی فنون ہی میں یکتا اور عقان نہیں تھے۔ بلکہ اس جماعت کا ہر فرد حافظ قرآن اور فعال مسلمان ہونے کے علاوہ ایک صحت مند نوجوان اور اچھا شہسوار بھی تھا۔ بچپن کے لمحہ اول سے ان کو علم تھا کہ یہ وہ چیدہ لوگ ہیں کہ جن کو ایک روز کہیں بے حد دور ایک چٹیل ریگستان میں جنت کی کیاری کے کنارے اپنے رسول کی قیام گاہ کے گرد ایک ایسی کائناتی عمارت تعمیر کرنی ہے کہ جو آسمان کی جانب اس زمین کا واحد نشان ہو۔

ترکوں کے اعلان اول سے لے کر اب تک کوئی تیس برس سے زیادہ بیت چکے تھے اور مسجد نبوی کے معمار جن کی تعداد کوئی پانچ سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے تیار تھے ایک طرف تو ہنرمندوں کی یہ جماعت تیار ہو رہی تھی اور دوسری طرف ترک حکومت کے اہل کار عمارت کے واسطے ساز سامان اکٹھا کرنے میں ایک خاص قرینے کے ساتھ مصروف تھی حکومت کے شعبہ کان کنی کے ماہرین نے خالص اور عمدہ رگ و

ریشے کے پتھر کی بالکل نئی کانیں دریافت کیں کہ جن سے صرف ایک بار پتھر حاصل کر کے ان کو بیشہ کے واسطے بند کر دیا گیا۔ ان کانوں کی جائے وقوع کو اس حد تک سمجھ راز میں رکھا گیا آج تک کسی کو علم نہیں ہے کہ مسجد نبوی میں استعمال ہونے والے پتھر کہاں سے آئے تھے۔ بالکل نئے اور ان چھوٹے جنگل دریافت کیے گئے اور ان کو کٹ کر ان کی ٹکڑی کو بیس برس تک حجاز کی آب و ہوا میں آسمان تلے موسایا گیا۔ رنگ سازوں نے عالم اسلام میں آگے والے درختوں اور خاکی و آبی پودوں سے طرح طرح کے رنگ حاصل کیے اور شیشہ گروں نے شیشہ بنانے کے واسطے حجاز ہی کی ریت استعمال کی پتھر کاری کے قلم ایران سے بن کر آئے جب کہ خطاطی کے واسطے نیزے دریائے جہنم اور دریائے نیل کے پانیوں کے کنارے آگائے گئے۔ غرض یہ کہ جب تک ان ہنرمندوں کی جماعت تیار ہوئی ان ہی کے بزرگوں کو خاص طور پر تیار کردہ ٹولوں نے عمارتی سامان بھی فراہم کر لیا۔ یہ سامان عمارتی سامان، سب ہنرمندوں کی جماعت کے نہایت ہی احتیاط سے پہلے خشکی پھر سمندر اور پھر خشکی کے راستے حجاز کی سرزمین تک پہنچا دیا گیا۔ جہاں مدینے سے چار فرسنگ دور ایک نئی بستی اس تمام سامان کو رکھنے اور ہنرمندوں کے تعمیر کے دوران رہنے سنے کے واسطے پہلے ہی تیار ہو چکی تھی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تعمیر مدینے میں ہونی تھی تو پھر سازو سامان مدینے ہی میں رکھا جاتا۔ آخر یہ چار فرسنگ (بارہ میل) دور کیوں؟ اس کی وجہ ترک یہ بتاتے ہیں کہ آخر ایک بہت بڑی عمارت تیار ہونی تھی۔ کہ جس کے واسطے مختلف جماعت کے ہزاروں پتھر کاٹے جانے تھے بڑے بڑے پتھر ٹھوک ٹھاک کر تیار ہونے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے ضروری عمارتی عمل ہونے تھے کہ جن میں شور بے حد امکان تھا جب کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ عمارت کی تعمیر کے

دوران مدینے میں ذرہ برابر بھی کوئی شور نہ ہو اور جس نقصانے ہمارے رسول کی آنکھیں دیکھیں اور آواز سنی ہوئی تھی وہ اپنی حیاء سکون اور وقار قائم رکھے۔

سو ہر سویر ایسا کام کہ جس میں ذرہ بھی شور کا امکان تھا مدینے سے چار فرسنگ کے فاصلے پر ہوا اور پھر ہر چیز کو ضرورت کے مطابق مدینے میں لایا گیا۔ ایک ایک پتھر پہلے وہیں کاٹا گیا اور پھر مدینے لا کر نصب کیا گیا۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ چٹائی کے دوران کسی پتھر کی کٹائی ذرا زیادہ ثابت ہوئی یا کوئی پتھر یا جنگلا چھوٹا یا بڑا پڑا تو اس کو محبت میں ٹھوک بجا کر وہیں رسول کے سرہانے ٹھیک نہ کیا گیا۔ بلکہ چار فرسنگ دور کی بستی لے جا کر اور درست کر کے دوبارہ مدینے لایا گیا یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دور میں ذرائع مواصلات کیا تھے۔ ہماری بوجہ نہایت ست رفتاری اور مہر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا تھا اور انسانی نقل و حمل کے واسطے سب سے تیز رفتار سواری گھوڑے کے علاوہ کوئی اور نہ تھی۔

سو جب سارا عمارتی سامان اپنی خام شکل میں مدینے کے مضافات والی بستی میں پہنچ گیا اور پھر پانچ سو کے لگ بھگ ہنرمندوں کی جماعت نے بھی اسی بستی میں آن کر سکونت پالی تو سب کچھ اب اس جماعت کے سپرد کر دیا گیا۔ اپنے فنون کے استعمال اور اپنے تخلیقی عمل میں یہ فنکارو ہنرمند بالکل آزاد تھے۔ صرف دو احکامات ان کو دئے گئے۔ اول یہ کہ تعمیر کے لمحہ اول سے لے کر لمحہ تکمیل تک اس جماعت کا ہنرمند اپنے کام کے دوران با وضو رہے اور دوم یہ کہ اس دوران وہ ہر لمحہ طہارت قرآن جاری رکھے۔

سو با وضو حافظ قرآن ہنرمندوں کی یہ جماعت پورے چندہ برس تک مسجد نبوی کی تعمیر میں مصروف رہی اور پھر ایک صبح آئی کہ مسجد نبوی کے خلائی نشان کی چوٹی

ترکوں کے واسطے دعا ہمارے پور پور سے بلند ہوتی ہے

پھر کئی صدیاں بیت گئیں

اندرونی سازشوں اور بیرونی نیٹوں کے دباؤ کے تحت پرانی حکومتیں کمزور اور نئی حکومتیں اور طاقتیں ظہور میں آتی رہیں۔ پھر جب بیسویں صدی کا آغاز ہوا تو پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی اس جنگ میں عثمانی حکومت نے انگریز فرانسیسی اور اطالوی طاقتوں کے خلاف جرمن قوم کا ساتھ دیا۔ ۱۹۱۸ء میں ترک جرمن محاذ کو شکست ہوئی اور فتح پانے والوں نے جہاں جرمنی کھڑے کر کے شکست کے ساتھ ساتھ اس کے اجتماعی وقار کو خاک میں ملایا۔ وہاں ترکمانی ناموس بھی خون کے ساتھ ساتھ بہہ کر خاک میں شامل ہو گیا اور عثمانی حکومت کی کشادہ حدود بھی فاتح لوہے کے تصرف میں آگئیں۔ اپنی نوآبادیاتی خواہشات کو آگے بڑھانے کے واسطے اس فاتح لوہے نے عثمانی سلطنت کے خطوں پر حکومت کرنے کے دو طریقے کیے۔ پہلا طریقہ براہ راست حکومت تھا اور جہاں براہ راست حکومت ممکن نہ تھی وہاں ایک خاص منصوبے کے تحت ایسے قبیلوں، سیاسی جماعتوں یا افراد کو سارا یا طاقت دے دیا گیا تھا کہ جن کی وساطت سے محض دائرہ اثر ہی کو قائم نہ رکھا جاسکے۔ بلکہ ہو سکے تو ملت اسلامیہ میں مزید انتشار اور کشیدگی بھی پھیلانی جاسکے

ترکوں کی جنگ عظیم میں شکست کے بعد جزیرہ نمائے عرب میں جن طاقتوں نے علاقائی افراتفری کا فائدہ اٹھا کر حکم کھلا ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کر دیئے تھے۔ ان میں صوبہ نجد کے ایک پیشہ ور باغیوں کا مسعود نامی قبیلہ بھی شامل تھا۔ جنگ عظیم کے دوران ہی یہ لوگ ایک خفیہ معاہدے کے تحت انگریزوں سے مل چکے تھے۔ اس

سے فجر کی اذان نے زمین سے نہایت ہی بھروسے اور ایمان سے آگے اس عمارت کے مکمل ہونے کا اعلان کر دیا اب غلا محفوظ بھی تھا اور آزاد بھی۔

یہ عمارت کیسی ہے کیا کہاں ہے اور کہاں لے جاتی ہے؟ اس کے بارے میں تو آگ کتاب لکھوں گا۔ یہاں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ عمارت اس جہاں میں ہوتے ہوئے بھی اس جہاں میں نہیں ہے اپنے آپ میں قائم رہ کر اس عمارت کو تو دیکھو تو یہ کہیں اور ہے۔ اپنے آپ سے باہر قدم دھر کے اس کو دیکھو تو یہ کہیں اردو اور ہم کچھ اور ہیں۔ پھر، غلا، ہوا، آواز، لہجہ، نیت، ایمان اور نور نے مل کر مہر کی ایک نئی بنت کی ہے۔ متوازی اوقات اگر رنگ برنگ کے دھاگے ہیں تو ان کی بنت میں بنے رنگ کا دھاگا اس عمارت کا نور ہے جو کہ اس بنت کو محض معنی ہی نہیں دیتا بلکہ اوقات کا ایک دوسرے سے ایک جائزہ اور عقلی رابطہ بن کر اوقات کو ایک مرکز بھی فراہم کرتا ہے اور اوقات کے اس مرکز سے ہم کو اپنے رسول کی آوازیں آتی ہے کہ جیسے غلا محفوظ بھی ہوا اور آزاد بھی کہ جیسے آواز پرندہ بھی ہو اور لو بھی کہ اندھیرے میدانوں میں کبھی نور کا شجر اگے تو کبھی نور کی وادیوں میں اندھیرا خود ایک شجر ہو کہ جیسے نور محض نور ہی نہ ہو بلکہ نور کا منبع بھی ہو۔ سو جب ریاض الجنۃ میں اس غلا کے خم پر اپنے رسول کے سرہانے بیٹھو تو کشف ہوتا ہے کہ آخر محبت کے کیا معنی ہیں اور نیت کی کیا حدود اور پھر وہ بے نام ہنرمند یاد آتے ہیں کہ جن کو اپنے ہنر سے اس واسطے محبت تھی کہ وہ ان کے رسول کے واسطے تھا کہ جنہوں نے اس چٹیل میدان میں اس جنت کی کیاری کے کنارے اپنے رسول کی قیام گاہ کی حیا سکون اور حیرت کو قائم رکھنے ہوئے اس عمارت کو اس غلا کے خم پر تعمیر کیا تھا کہ آج اس عمارت میں محض ان کا ہنر ہی نہیں بلکہ ان کے ہنر کا غیب بھی محفوظ ہے اور پھر

معادے کی رو سے انگریز یہ چاہتا تھا کہ جنگ عظیم کے دوران یہ قبلہ اپنی بغاوتوں، جہلوں، جنگوں اور چھاپوں وغیرہ سے ترکوں کو اتنا تنگ کر کے اور برسرا پر چڑھ کر رکھے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں انگریز حملہ آوروں کی طرف پوری طرح دھیان نہ دے سکیں۔ اس کے عوض انگریز نے عہد کیا تھا کہ اگر جنگ جیت گیا تو وہ پہلے نجد اور پھر جزیرہ نمائے عرب پر اس نجدی قبیلے کا تسلط قائم کرنے میں ان کی مدد کرے گا مگر یہ انگریز کا عہد تھا جو کہ کم از کم دو طرفہ تو ضرور ہوتا ہے۔ سو یہی عہد انہوں نے حجاز کے حسینی قبیلے سے بھی کیا ہوا تھا۔ بس جو چیز دونوں عہد ناموں میں مشترک تھی وہ تھی ترکوں کی شکست اور جزیرہ نمائے عرب سے انخلاء۔

بہر کیف ترکوں کی ہار کے بعد ان فاتح طاقتوں (اور بعد میں امریکہ) کے ایماء اور امداد پر سعودیوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو آخر کار شکست دے کر ۱۹۳۱ء میں صوبہ نجد پر اپنی عمل داری اور بادشاہت کا اعلان کر دیا عالمی جنگ کے اختتام پر ہی ترکوں نے حجاز کا نظام حجاز کے سربراہ قبیلے کے سردار کے سپرد کر کے اپنی فوجیں حجاز سے واپس بلا لی تھیں ان کا کہنا یہ تھا کہ جنگ میں شکست کے بعد وہ حجاز میں اپنی حکومت صرف فوجی طاقت کے ذریعے قائم رکھ سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کسی حملے کی صورت میں خاک حجاز پر لمبو بہانا لازم ہو جائے گا اور خدا نخواستہ کئے اور مدینے میں گولی چلائی لازمی ہو جائے گی۔ یہ کیفیت ترک لجن اور خصلت کے بالکل برعکس تھی۔ سو کچھ عرصہ سوچ بچار کے بعد حجاز کے ترک گورنر کا حکم ہوا تھا اور ترکوں نے خانہ کعبہ کے گرد آخری طواف کر کے مسجد نبوی کی دہلیز کو آخری بار چوما تھا اور خاک حجاز سے ہمیشہ کے واسطے چلے گئے تھے۔

اب اہل نجد اور اہل حجاز دونوں جزیرہ نمائے عرب کی بادشاہت کے خواہاں تھے

اور دونوں کو انگریز کی حمایت حاصل تھی۔

اس سیاسی خلا کو سعودیوں نے پر کیا اور ۱۹۲۳ء میں کے پر اور ۱۹۲۵ء میں مدینے اور جدہ پر قبضہ جمائے کے بعد اس نجدی قبیلے کے سردار نے ۱۹۲۶ء میں نجد و حجاز کی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ یہاں سے حجاز پر سعودیوں کے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ دور ابھی تک جاری ہے آخر یہ سعودی کون ہیں؟

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جزیرہ نمائے عرب کے ایک مشرقی صوبے نجد سے ان کا تعلق ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتوں میں جس قبیلے نے سب سے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور پھر آپ کے وصال کے فوراً بعد ہی جو قبیلہ اسلام سے منحرف ہو گیا تھا وہ یہی سعودیوں کا قبیلہ تھا۔ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان ہی کی سرکوبی کے واسطے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ نجد روانہ کیا تھا اور ایک جنگ میں مکمل شکست پانے کے بعد ان میں سے کچھ پھر سے اسلام لے آئے تھے۔ اس موقع پر حضرت خالد بن ولید بن رضی اللہ عنہ نے اس علاقے میں ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی۔ اس مسجد کے آثار ایک کھنڈر کی صورت میں ابھی تک قائم ہیں۔

نسیات کے جدید ماہرین کا کہنا ہے کہ سلیم بن کذاب کا تعلق بھی اسی قبیلے یا اس قبیلے کی ایک مرکزی شاخ سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بہت ناک بات غلط ہو، مگر حجاز میں اقتدار سنبھالتے ہی جو بدسلوکی انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے وابستہ تاریخی، جمالیاتی، روحانی، جسمانی اور معاشرتی نشانات کے ساتھ کی ہے۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم نسیات کے ماہرین کا یہ کہنا غلط نہیں

پھر اٹھارہویں صدی کے اوائل میں ایک شخص محمد ابن عبد الوہاب نے انہی میں سر اٹھایا نہ ان کی بلاسوچے سمجھے کانٹے والی تلوار کو اس کی تقریر کی سہار ملی اور اس کی تقریر کو کہ جس پر بیمار و مارغ کی بڑ سمجھ کر کوئی کان نہ دھرتا تھا، ان کی تلوار اور شامطرائف خصلت کی سہار سے طاقت حاصل ہوئی حتیٰ کہ اٹھارہویں صدی کے وسط تک محمد ابن عبد الوہاب اور اس کے سعودی سرپرست کی اتنی ہمت ہوئی کہ ان دونوں نے مل کر عالم اسلام کے ہر بادشاہ اور فرزند کو خطوط بھیجے ان خطوط میں اور باتوں کے بعد ٹیپ کے بند کے طور پر مندرجہ ذیل عبارت درج تھی :

”اللہ ایک ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، مگر محمد کی تعریف کرنا یا تعظیم کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔“

آج تک سعودی لوگوں کی خصلت یہی ہے

سو حجاز پر قبضہ جانے کے فوراً بعد ہی جو سب سے پہلا کام سعودیوں نے کیا تھا وہ حجاز کے طول و عرض سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو محو کرنے کا تھا۔ مسجد نبوی، خانہ کعبہ کی مسجد اور اس کے علاوہ جہاں جہاں اور جس جس عمارت اور مسجد پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہایت ہی فن اور محبت سے جائز کدہ تھا اس کو نہایت ہی بھونڈے پن سے مٹا دیا گیا۔ ایمان، محبت، فن خطاطی اور دیگر فنون لطیفہ کے ان نادر نمونوں پر کہیں تارکول پھیر دیا گیا اور کہیں ان پر پلستر تھوپ دیا گیا۔ اکثر اوقات لوہے کے جھینے اور تھوڑے کا استعمال بھی کیا گیا۔ اس بے مثال گستاخی اور دندالیت کے نشانات آج تک حجاز کے طول و عرض میں اور خاص طور پر خانہ کعبہ کی پرانی مسجد اور مسجد نبوی کے درودیوار پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مٹانے کے بعد سعودیوں نے ایک باقاعدہ نظام کے تحت حیات طیبہ سے منسلک تقریباً ہر تاریخی، جمالیاتی، روحانی، جسمانی اور معاشرتی نشان کو اپنی ذہنی قلت اور قلیل تر عقیدے کا ہدف بنایا۔

جنت الاوئی اور جنت البقیع کے قبرستان کہ جن کی بھر بھری خاک میں حضرت عبدالمطلب، ابوطالب، ورقہ بن نوفل، حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت عباسؓ، حضرت حلیہ سعدیہؓ، امات المؤمنینؓ، آپ کی صاحبزادیاں، آپ کے صاحبزادگان اور خانوادہ رسول کے دیگر افراد، اصحاب کرام اور ان کے پورے پورے خاندان، مشائخ و صوفیاء کرام، ناموران اسلام اور دو جہانوں کی چار سمتوں سے محبت اور ایمان کی خاطر آئے ہوئے ان گنت گمنام مسلمان سکون اور شائستگی سے سوتے تھے، لوہے کے مشینی مل چلا کر کھود ڈالے گئے اور پھر پٹیل پھوڑا کر برابر کروا دیئے گئے بعد میں جنت البقیع کے سامنے سڑک کے پار قائم شدہ کرام کے مزار سڑک کے چوڑا کرنے کی نذر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے مزار اور تابوت کو ایک بازار لی توسیع کے دوران راتوں رات غائب کر دیا گیا۔ نہ ابوطالب کا محلہ رہا، نہ ورقہ بن نوفل کی دہلیز، نہ ام ہانی کا آگن رہا اور نہ ہی بنو ارقم کی بیٹھک کی کوئی چیز۔ اس ٹیلے پر کہ جہاں ابوطالب کا محلہ تھا ایک بد صورتی کی حد تک جدید، متعدد منزلوں کی عمارت کھڑی ہے، ورقہ بن نوفل کا مکان ایک کپڑے کے بازار کی لپیٹ میں آچکا ہے، دار ارقم کی جگہ کرائے کی موٹر گاڑیوں کا اڈا ہے اور رہا ام ہانی کا گھر کہ جس کے آگن میں دو وقت مل کر ایک ہوئے تھے وہ تو مسجد حرام کی توسیع کے دوران مٹ کر بے نشان ہو چکا ہے۔

جب حضرت عبدالمطلب کی قبر، ہی نہ رہی تو اس تک جاتا وہ راستہ بھی نہ رہا

کہ جس پر نو برس کا ایک بچہ آخری بار کھل کر رویا تھا اور نہ ہی وہ پگھلنے لگی رہی کہ جس پر ایک ضعیف انسان اپنی چادر میں ایک نوزائیدہ بچے کو لپیٹ کر لے چلا تھا۔ ہاں! اس بے وضع عمارت کے سامنے میں کہ جو ابوطالب کے محلے کو کھود کر بنائی گئی ہے ایک گھر اور اس کا وہ شمالی کمرہ کہ جس میں چار آئینوں کی اوٹ میں کبھی چار سمتیں ملی تھیں، ابھی تک بمشکل موجود ہے مگر اس کمرے میں عرصے سے سفیدی نہیں ہوئی اور نہ ہی تیسری چاند کے بارہویں دن معصوم بچے تلاوت کرنے اس گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کمرے کے شمال کی جانب ایک روشن دان ضرور موجود ہے مگر اس سے اب آپ شمال کا ستارہ نہیں دیکھ سکتے کہ متعدد منزلوں کی وہ بدوضع عمارت کما جو شاید کہیں اور نہ بن سکتی تھی راستے میں حائل ہے اور رہے پرندے تو ان کے آزاد کرنے کا رواج اس شہر میں کب کا ختم ہو چکا ہے۔

اور ہاں اگر آپ اس گھر میں کہ جس میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تھا دو نفل شکرانے کی ادا کرنا چاہیں تو ایک ہنر بردار آپ کو روک دے گا اس واسطے کہ اس کے اور اس کے آقاؤں کے نزدیک اس عظیم ترین رحمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا "شرک" ہے۔

یہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے گھر اور اس کمرے کے بارے میں بھی سن لیجئے کہ جہاں اعتماد کا ایک بنیادی لمحہ گزرا تھا وہ کمرہ اور گھر ہی نصف صدی سے حافظ قرآن رنگ سازوں کا انتظار کرتے کرتے اب ایک صرافہ بازار میں گھر چکے ہیں۔

ہجرت کے راستے کا نشان تک مٹ چکا ہے۔ نئی حکومت نے مکے سے مدینے تک جانے کا نیا راستہ اختیار کیا ہے یہ راستہ مکے سے مقام بدر تک سمندر کے ساتھ

ساتھ جاتا ہے اور وہی ہے جس سے ابوسفیان لشکر اسلام کی روانگی کی خبر سن کر اپنے قافلے کو بچا کر مکے کی جانب فرار ہو گیا تھا۔

مدینے پہنچتے ہی انسان مسجد قباء کا رخ کرتا ہے کہ جس کے سامنے والے احاطے میں وہ نہایت قدیم کنواں تھا کہ جس کے پانی نے آپ کا رخ مبارک دیکھا تھا مگر چند برس ہوئے اس کنویں کو بھی پتھر کی بڑی بڑی سلیں رکھ کر بند کیا جا چکا ہے۔ استفسار پر نہایت ہی خشکی کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مشینی پمپ ایجاد ہو چکے ہیں اس واسطے اب اس کنویں کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

جب شکست و ریخت کا یہ وحشت ناک عمل شروع ہوا تھا تو سربراہ قبیلے کے سردار نے ترکوں کی بٹائی ہوئی گنبد خضرا والی مسجد نبوی کو گنبد خضرا سمیت منہدم کرنے کا اعلان کیا تھا، پھر بہت بڑی بڑی اور اپنے وقتوں کی طاقتور ترین مشینیں منگوائی گئی تھیں اور پھر ایک ٹکڑے کے ستون سے شروعات کی گئی تھی دو ماہ تک یہ مشینیں اپنی پوری طاقت سے اس ایک ستون سے ٹکرا کر اس کو گرانے یا توڑنے کی کوشش کرتی رہی تھیں مگر یہ ستون ذرہ برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا تھا آخر اس کی جڑوں کو تو باوضو حافظ قرآن ہنرمندوں کے ایمان، عشق اور نیت کے سیسے نے قہقا ہوا تھا یہ کیسے اپنی جگہ سے ہلتا جب طاقتور ترین مشینوں کی دو ماہ تک مسلسل کوشش کے باوجود ایک ستون بھی اپنی جگہ سے ایک انچ نہ مل سکا تھا تو مسجد نبوی کو منہدم کرنے کی یہ وحشت ناک کوشش طوعاً و کرہاً روک دی گئی تھی۔ مسجد نبوی کے اس ستون پر اس عمل کے نشانات آج تک موجود ہیں۔

سوا ب کس کس دکھ کا بیان کروں کسی نقش اول کو عقیدے کی قلت نے مٹایا، تو کسی کو دل کی قلت نے اور جو نقوش ان دونوں کی گرفت میں نہ آسکے ان کو بے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزار کی زیارت کے خلاف
نجدی علماء کے فتویٰ کا روبرو ترجمہ

قبر آمنہ کی طرف سفر جائز نہیں

دارالافتاء اہل سنت والجماعہ نے ۳/۳/۱۴۲۹ھ کو فتویٰ نمبر ۲۰۲۹۹ جاری کیا ہے کہ یہی سنی ائمہ علیہ وسلم کی والدہ
آمت کی قبر کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اور اس کو فتویٰ کی عبارت و درجہ میں ہے۔
تمام شریک اللہ وحدہ کے لئے اور مسنونہ و سلام اس میں ہے جس کے بعد کوئی بھی نہیں۔ عمرو سلوٰۃ کے بعد۔
اہل سنت والجماعہ کی کتب کے سامنے جہ سے ایک آدمی نے یہ سوال پیش کیا جس کا متن یہ ہے۔

”اے ایمان مومن! صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ کی قبر پر لوگ جاتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے گئے تھے۔ تو کیا اس جگہ کی زیارت مفید ہے؟ نہیں؟ کیا صحابہ اور سلف صالحین اس کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں صرف ایک دفعہ تشریف لے گئے تھے یا متعدد دفعہ؟ امید ہے کہ اس کا کمال جواب دیا جائے گا کیونکہ محلہ کلنی منگل، پنجاب ہے۔ بہت سے لوگ آکھتے ہو کر وہاں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور تھمارے اڑھتے اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو۔“

کسی نے غرور و لکر کے بعد جو آپ دیکھا کہ مشہور یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنی والدہ کی قبر پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے عذاب بخشش کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت نہ ملی اس کے بعد وہاں آپ کا دواہرہ چلا جاؤ گے نہیں اور نہ ہی ہماری مطوعات کے مطابق صحابہ اور سلف صالحین کا جنازہ گیت ہے نہ تو وہاں ایک دفعہ گئے نہ حدود دفعہ بلکہ انہوں نے یہ سفر نہیں کیا کیونکہ قبور کی زیارت کا سفر اسلام میں ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ ذلالت و شرک میں سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ ہے، تین سہارہ کسی طرف سفر نہ کرو۔ اس حدیث مذکور کی وجہ سے جس طرح دیگر قبور کی طرف سفر کرنا ممنوع ہے اسی طرح قبر احمد کے لئے منع ہوگا۔ اور جب زیارت کے ساتھ اس بات کا اضافہ ہو جائے کہ صاحب قبر سے حاجتیں طلب کی جائیں یا اس سے دعا مانگی جائے تو یہ اتنا بڑا شرک ہے جو انسان کو طرقت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔"

ہذا مسلمانوں سخت پر عمل 'دعوت' شرک اور اس کے ذرائع سے اجتناب لازمی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم غایب اور علم ساری کی توفیق دے 'وصلی اللہ علیہ وسلم' محمد و آلہ وصحابہ وسلم

درست خط سیر پناه اور ممبران

ار القتلوا السجود الطل

(سربراہ) عبد العزیز بن عبد اللہ بن خالد (نائب سربراہ) عبد العزیز بن عبد اللہ بن محمد آل الشیخ

ممبران :- عبد اللہ بن عبد الرحمن اللخدیان، یحییٰ بن عبد اللہ ابو زید، صالح بن فوزان الفوزان

قرارداد :
صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، مرکزی کنویر عالی تنظیم البصیرہ کی قرارداد

ساجزادہ پیر محمد افضل قادری

برگزیده نگارستان اعیان علی قلیخان

ناظم اعظمی: پانچویں سالہ و شریعت کالج (کابل)

1899

٩٢١٤٦١٤ / ٩٢١٤٦٢٢

مؤرخة

اسلام علی گڑھ میں پیدا ہوا تھا۔

میں نے یہ کہہ کر صدمہ ہی صدمہ دیکر اور ڈال دی۔ راجت نے ہنسنے کہا کہ تم لوگوں کو اس طرح جھڑپوں سے بچنا چاہیے۔ اس کی بات سن کر میں نے اس کی بات کو بھلا کر دیا۔

ایک بار اس نے سوار کی وہ انہوں کے درجے مسلمانوں سے انجائی لی کہ ان کو لیا کہ اب دیکھتے ہیں کہ میرا مذہب ^{کونسا} ہے
انہوں کا رد عمل کیا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ان کا رد عمل ہے۔

عالمی تنظیم اہل سنت نے اجلاس اربعہ جہاں اقدامات الہامی نے کافی جملہ کیا

۱۹۔ ۱۹۹۵ء کی انتخابات میں اس دور میں اس دور کے خلاف مصلحتیہ انتخابات۔

۱۶ اپریل ۱۹۹۹ء کو لاہور میں لڑکوں کی فلاحی تنظیم "بچوں کی فلاحی تنظیم" کے ذریعے سمجھوتہ کی گئی۔

[illegible][illegible]

نزدیکی است و در صورت تقسیم گرانید، نظائر نام

این سند بابت یک دانم و غیره فصل جاری
۱۹۹۵/۱۱/۱۳

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے خلاف 14 اپریل

مرد و زنہ کو چرمہ کیٹ اسلام آباد تہ مخنی احتجاجی مظاہرہ میں منظور شدہ قرار دایں

مذہبی قومیت والدہ رسولِ مطہرت اُمّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک فوری طور پر بحال کرے۔ نیز دیگر تمام شہر علی
اس کی حفاظت لایا جائے کہ گم نہ ہو کر رہے۔

۲۔ سہ ماہی حکومت قائد اعظم حضرت مولانا شبلی شہید اور انی سمیت اپنے تمام مخالفین و جج و مراد کے مسئلہ میں جاناکہ کی محکمہ

- ۳۔ سعودی حکومت نے اسلام کے صحیح ترین قرآن مجید کو اپنا قومی اور شہریت کا نشان بنایا ہے۔
- ۴۔ حکومت پاکستان نے قوم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک حلال کرانے کے لیے جرات مندانہ اقدام کیا ہے۔
- ۵۔ حکومت پاکستان نے قومی اور اسلامی عقائد کے ساتھ ساتھ شریعت کے ساتھ ساتھ بھی اپنے ہر عمل و فعل میں ایمان اپنے کاروبار سے سوا شہرہ کی اور خلافت راشدہ کے مطابق ایک عام شہری کی طرح سادہ و دہلیز اختیار کر دی۔
- ۶۔ صدر ایوان کی درخواست پر حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔
- ۷۔ شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔
- ۸۔ شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔
- ۹۔ شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔
- ۱۰۔ شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت نے شہرہ کی حلالیت کو تسلیم کر لیا ہے۔

COUNCIL OF JARAI-E-AHL-E-SUNNAT

کونسل آف جرائد السنہ (پاکستان)

تاریخ ۱۲۰۹ھ

حوالہ نمبر

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسول الله

المعنون - مذكرة رفعت إلى الملك فهد المحترم المملكة العربية السعودية

من أعضاء هيئة المجالات لأهل السنة في الباكستان الإسلامية

لندفع إلى حضرتكم هذه المذكرة كني نصير عن معانينا الحارة حول قضية مذهبية مهمة قضية أجلبت على جميع المسلمين كجبال الأسف والكرب و ولدت في قلوبهم استنكار من اقترافها. الأوهى قضية هدم مرقف أم الرسول ﷺ السيدة آمنه رضي الله تعالى عنها على أيدي رجالكم في الأوطان.

هل هذا من دأب المسلمين الموحدين تجاه رسولهم ﷺ؟

كيف يستطيع المؤمن أن يدبر قدام رسول ﷺ لدميراً عاملاً ويهتف بحرفته؟

وفير المؤمن له حرمة عند الله ورسوله ﷺ إن النبي ﷺ قال: إن من يجلس أحدكم من جمرة فلتعرق

لبابه فتخلص إلى جلده خبره من أن يجلس على قبر رواه مسلم. مشكاة ۱۴۸/

وإن قلتم القوم وضع القدم عليه فاستنوا.

إن رسول الله ﷺ قد وضع الحجر على القبر معلماً بها قبر أحد من أصحابه كما ورد في الحديث

عن العنبر بن أبي ذاعة قال لعلماء عثمان بن مظعون أخرج بجنائزه فدفن أمر النبي ﷺ

رجلاً أن ياتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام إليها رسول الله ﷺ وحبر عن ذراعيه ثم حملها فوطئها

عند راسه وقال أعلم بها قبر أخي وأدفن إليه من مات من أهلي رواه أبو داود - مشكاة ۱۴۹

فالذين قد فوا بها حجار قبر السيدة آمنه رضي الله تعالى عنها ليست لهم أية علاقة مع مبادئ الرسول

ﷺ

والسيدة الطيبة الطاهرة آمنه رضي الله تعالى عنها كانت مومنة قد قال النبي ﷺ بيئته من خير

فرون بني آدم قرناً فلونا حتى كنت في القرن الذي كنت منه صحيح البخاري ۵۳/۱

وأيضاً قال ﷺ لم أزل أقتل من أصلاب الطغيان إلى أرحام الطيبات طرح الزرقاني ۲/۴۱ مذموم

والسيرة لزبارة البور جائزة وثابتة في ضوء الأحاديث وحديث شد الرحال

لا يمنع السفر لزبارة البور لأن المستثنى منه هناك المساجد والأصا في الاستثناء.

الاتصال بمشايخ هذا الحديث شد الرحال إلى أي مسجد سوى المساجد الثلاثة ممنوع

أو أنه مبني على شد الرحال إلا الصلاة في المسجد كما روى ذكر الصلاة في بعض الأشكال

ADMINISTRATIVE-AHL-E-SUNNAT

Off.: Nake Abad Marrarian Sharif,
By Pass Road, Gujral. (Pak.)
Ph: (04331) 521401 Fax: 521402

Date: _____



کونسل آف جرائد السنہ

رامنہ آباد، سواتی روڈ، مارریان شریف، پاکستان
فون 521401 فیکس 521402 (04331)

تاریخ ۱۴۱۱ھ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے خلاف ۱۴ اپریل ۱۹۹۹ء کو اسلام آباد کے تاریخی احتجاجی مظاہرہ کے موقع پر پیش کردہ آئندہ کا تحریکی لائحہ عمل

مالی تنظیم اہل سنت سعودی حکومت سے چار سو ملین روپے کی رقم ۱۴۲۰ھ تک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بنوانے کے لیے ۱۰۰ ملین روپے کی رقم ۱۴۲۰ھ تک لائی جائے گی۔

- ۱۔ دیگر ممالک میں سعودی سفارت خانوں کے سامنے زور و دست مظاہرے کئے جائیں گے۔
- ۲۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں سے اپیل کی جائے گی کہ وہ ضروری اقدامات اختیار کریں۔
- ۳۔ تنظیم سمیت ہزاروں مسلمانوں کے مرکزی مقامات میں احتجاجی جلسے کئے جائیں گے۔
- ۴۔ تمام ممالک میں لوہا بکستان میں شہر شہر مسلمانوں کو اکٹھا کر لیں مصلحت کی جائیں گی۔
- ۵۔ اسلام آباد میں مسلسل ۴۰ روزہ احتجاجی کمپ لگایا جائے گا۔

اس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں سعودیوں کے خلاف راست اقدام اٹھایا جائے گا۔

الرفیفة لا زیارة الاکارب والقبور والا لاسد باب کسب العلوم الإسلامية والتجارة وغيرها
ابن العلق اسعق قوارنا الذي صدر من أعناق قلوبنا وبعو عن عواطفنا المندلعة والمتجرحة لن
نصر على عدوان الوها بين على المراقدة الرفیفة وليس هذا على الاموات فحسب بل على
الأحياء أيضا وليس على المطايرو المراقدة بل على عقائدنا الإسلامية وعلينا
قبل ان لنجا إلى المنف متطالبين لريد ان نوقف ضعیف کم و ننتظر ما ذا رد قبل على هذا القضية
الهامة
علمائنا يستمدون للمناقشة حول هذه الموضوعات لكن لن نصر على هذه العمليات الفیحة البیعة
وأخردعوى ان الحمد لله رب العالمین
هبة المجلات لاهل السنة فی پاکستان

الاسم التوفیق	الاسم	التوفیق
الرئيس	بشير احمد نقشبندی	
الامين العام	محمد نعیم طاہر رضوی	
الاعضاء	اقبال احمد نازکی	
	سید معین الدین شرف الدین	
	بہ نور حسین	

سہیل ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء - ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء - ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء
SHEHZAD MANZAL 1422/7 DEHLI ROAD SADAR
LAHORE CANT Ph.371927-7652683

اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلاة والسلام علی رسول اکرم
موضوع کوئٹل آف جرائد اہلسنت پاکستان کی طرف سے
سعودی عرب کے حکمران شاہ فہد کے نام ایک یادداشت
ہم تمہاری طرف یہ یادداشت پیش کر رہے ہیں تاکہ یہ ایک اہم مذہبی مسئلہ سے
متعلق ہمارے پر جوش جذبات کی ترجمانی کرے یہ یادداشت ایک سانحہ کے بارے
میں ہے جس نے تمام مسلمانوں پر غم و اندوہ کے پہاڑ گرائے ہیں اور نیز اس نے

مسلمانوں کے دلوں میں اس کے مرتکب افراد کی نفرت پیدا کی ہے
یہ اہم سانحہ ابوا شریف میں آپ کے لوگوں کے ہاتھوں ام رسول ﷺ
حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کا انہدام ہے
کیا مومن مسلمانوں کا اپنے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے آداب کا یہی طریقہ ہے؟
ایک مسلمان کس طرح اپنے نبی اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر کو مسمار کرنے
اور اس کے تقدس کو پامال کرنے کی جرات کر سکتا ہے؟

حالانکہ ایک مسلمان کی قبر کا اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک بڑا احترام
ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھے
وہ آگ اس بیٹھے والے کے کپڑے جلاتی ہوئی اس کی جلد تک جا پہنچے قبر پر بیٹھنے سے
بچو (مشکوۃ ۱۳۸/۱)

قبر پر محض بیٹھنا کہاں اور قبر کو اکھاڑ پھینکنا کہاں دونوں میں بہت بڑا فرق ہے نبی
اکرم ﷺ نے تو اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبر پر بلور نشانی خود
پتھر رکھا تھا جس طرح کہ حدیث شریف میں حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے
روایت ہے آپ نے کہا جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
وصال ہوا آپ کا جسد خاکی لایا گیا اور دفن کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو
حکم دیا وہ فلاں پتھر اٹھا کر لے آئے لیکن وہ اسے اٹھانے کا چنانچہ نبی اکرم ﷺ
خود اس پتھر کی طرف اٹھے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے بنایا پھر وہ پتھر اٹھا کر صحابی
کی قبر کے سرخانے رکھ دیا اور فرمایا میں اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگا رہا
ہوں اور جو میرے اہل سے فوت ہوگا اسے میں یہاں دفن کروں گا (رواہ
ابوداؤد - مشکوۃ ۱۳۹)

جن لوگوں نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کے پتھر

دور گرائے ان کا نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا مومنہ تھیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبی آدم کے ہر زمانے میں بہترین گروہ سے بھیجا گیا ہوں یہاں تک میں اس قرن میں ہو جس میں پیدا ہوا ہوں (بخاری ۱/۵۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا!

میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا آیا ہوں شرح البرہان قاضی ۲/۳۱ مطبوعہ مصر

زیارت قبور کے لیے سفر کرنا جائز ہے اور احادیث کی روشنی میں ثابت ہے شدہ حال والی حدیث زیارت قبور کے لیے سفر سے منع نہیں کرتی اس لیے وہاں پر مستغنی منہ مساجد ہیں کیونکہ استغناء اصل اتصال ہے تو حدیث پاک کے مطابق مساجد میں صرف تین مساجد کی طرف کے لیے سفر جائز کیا گیا یہ کہ باقی ہر طرف سفر کو منع کر کے صرف تین مساجد کی طرف ہی جائز رکھا گیا

یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لیے کسی دور دراز مسجد کے لیے شدہ حال (اونٹوں کے کجاوے باندھنا) مساجد میں سے یہ عمل صرف تین مسجدوں کے لیے ہونا چاہیے باقی کے لیے نہیں اگر یہ مطلب مانا جائے کہ باقی ہر قسم کے سفر ممنوع ہیں مگر ان تین مساجد کی طرف تو علوم کی تحصیل اور تجارت وغیرہ کے لیے سفر بھی حرام ہو جائیں گے اور تحصیل علم اور تجارت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اے شاہ قند ہمارے دلوں کی اتھاہ گھرائیوں سے تصور کی جانے والی قرارداد کو سن لیجے

یہ قرارداد ہمارے شعلہ زن اور زخمی جذبات کی عکاسی کر رہی ہے ہم مزارات مقدسہ پر وہابیوں کے اس تجاوز پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے یہ اموات پر نہیں بلکہ

زندہ لوگوں پر بھی زیادتی ہے

مقاہد و سراقد پر ہی نہیں ہم پر اور ہمارے عقائد پر حملہ ہے

قبل اس کے ہم مظاہرے کرتے ہوئے شدت کی راہ اختیار کریں ہم چاہتے ہیں کہ ہم تمہارے ضمیر کو بیدار کریں اور ہم اس سانحہ پر تمہارے رد عمل کے منتظر ہیں۔



المدحیاء رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ شیعہ جنگ

سعودی عرب کی دہائی حکومت نے حضور پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار مقدس مید ری کے ساتھ شہید کر دیا ہے جو کہ عظیم اکثریت عوام اہل سنت کے لئے انتہائی دلسوز واقعہ ہے، اس سے پہلے بھی سعودی حکومت کے قیام کے فوری بعد وہابیوں نے جنت البقیع میں واقع حضور پاک ﷺ کے خاندان اور صحابہ کرام کے مزارات کو بلند زوروں کے ساتھ مید ری سے علیحدہ کر دیا تھا اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس بھی شہید کرنے کی ناپاک جسارت کی تھی لیکن عوام اہل سنت کی طرف سے خاموشی کی بنا پر وہ دلیری سے اپنے ناپاک عزائم جاری رکھے ہوتے ہیں، اگر شیعہ قوم اب بھی خاموش رہی تو خدا نخواستہ وہ روضہ رسول کو بھی نہ چھوڑیں گے، عوام اہل سنت سے پُر زور اپیل ہے کہ اپنے عوامی نمائندوں کو اس اہم معاملہ پر استغفیٰ میں پیرضا مندر کریں اور سعودی عرب کی اس گھٹیا حرکت پر سراپا احتجاج بن جائیں اور پاکستانی حکومت کو مجبور کریں کہ وہ سعودی حکومت سے احتجاج کرنے جس طرح بھارت سے بامری مسجد کی شہادت پر کیا تھا، مستثنیٰ! یہ تمہاری غیرت ایمانی کا امتحان ہے اپنی حقیر جانوں کا نذرانہ دیکر اس ناپاک جسارت کے خلاف عمل چلیں اور ہر جگہ پر احتجاج کریں، امریکہ اور اسکے حواریوں پر یہ واضح کر دیں کہ اہل سنت کی غیرت ابھی زندہ ہے ہر شے اپنے طریقہ سے احتجاج کرے، غفلت برتنے والا بروز قیامت اللہ و رسول کا مجرم

حضرت مفتی محمد خان قادری کی طرف سے یادداشت

جلالة الملك محمد المحترم خادم الحرمين الشريفين
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قد بشرنا عن طريق بعض الجرائد وشهود عيان أن علامات الرقود لأم الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم السیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الذي كان لها تعامل الجبل فزنت
ولا تخفى على منالك نافذة العيرة ان الامة السليمة تمتلك آثار الرديحة والقلبية
بأم الرسول صلى الله عليه وسلم وذلك مما لا يتقبل الشك أن آثار خيرها من
شعائر الله لأهل الإسلام وادنى الجزرة لحنك حرماتها تؤدي إلى الحسن والكرام
في الدنيا والآخرة.

وهذه الحقائق قد اتفق عليها علماء الإسلام في كل عصر وعصر وأجلهم
نسبوا التصانيف الكثيرة حول هذا الموضوع العام
أصبحت فاشتبهت مع الرسالة للتذكير فقط.

هذه الآثار ناجية واليعة جدا المسلم الباكستاني وأجلت عليهم جانبا الحزن
والكآبة والظروف الحالية جعلتهم يتفكرون لم اقتربت هذه الفعلة البشعة
في أيام حياتكم وأنتم واسع الأفق وتحتون بألم الأمة ووجعها
من سعادتهم من الله خدمة الحرمين الشريفين وهذا الأمر هو جعلكم ثلاثة مناراً
للتوحيد والثقة. نرى كانت هذه ممارسة عطلت لتوايد التزاعمت حول شخصيتكم
المعروفة بها. كيف وقد أصدرتم أنتم الترجمات لرمية الآثار

بشيء مكافئ في هذه الأوساع الشوشة أن تبتهموا هذه الممارسة السيئة
والتي بددت أرواحه قوية الشبهة المتجلبين بهذه المبرنة وأن تخطوا خطوة
حاسمة لمرعيذ آثار الرقود الشريف لأم الرسول صلى الله عليه وسلم
هذه الخطوة تليق بكم كاهن من متطلبات الثقة التي يعتمدا بكم
شعب الباكستان

مؤلفه د. د.

عبد المصطفى لا بدير

عالمی تنظیم البسنت کی طرف سے یادداشت (عربی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الى الملك فهد خادم الحرمين الشريفين

واذمها الله شرفاً وعظماً

بعد السلام المسنون نحن نشجعكم على الأمر العظيم وهو
تعمير المسجد الحرام والمسجد النبوي وتوسيعهما الجليل وقت
امارتكم الراهن، وهكذا أعمال أخرى مفيدة للحجاج والزائرين، وايضا
يشكركم مسلمو العالم الاسلامي على هذه الخدمة الجليلة، نحن ندعو
الله سبحانه وتعالى ان يوفقكم كثيراً كثيراً.

ومع الأسف الشديد نفيدكم خبراً حديثاً الذي أدهشنا بنفس
السماع وأوقعنا في حيرة وأصاب المسلمين الما شديداً وجرح قلوبهم
وهو خبر هدم ونش قبر أم النبي ﷺ السيدة آمنه رضي الله تعالى عنها.

وفوق ذلك قد قامت امارتكم على اجتثاث كثير من آثار
النبي ﷺ واصحابه الكرام، منها هدم المساجد ومقابر المسلمين
الصحابة وأهل البيت والأولياء الصالحين، وقد اصاب الامة الاسلامية
كرب شديد على تلف مثل هذه الشعائر الاسلام والتراث التاريخي
الاسلامي، لان تاريخ الاسلام له علاقة وثيقة بهذه الذكريات الخالدة،
وان هذه المعالم الاثرية والمشاهد النبوية والاثار الصحبية والمائر
السلفية مباركة للمسلمين ومحترمة عندهم، لان تعظيمها من تقوى
القلوب، ولذا احتفظ بها اولو الامر المسلمين من عهد الصحابة ثلاثة
عشر مئة سنة حتى عصر السلطة السعودية مع انهم كانوا يعرفون
العقائد الصحيحة من التوحيد والشرك والسنة والبدعة حق المعرفة.
خادم الحرمين! اعلم ان خلف هذه المؤامرة يد لليهود
والنصارى لانهم يريدون ان يطفؤا هذه الباقيات الصالحين انتظاما
واقتصاصا من المسلمين.

وغير ذلك ينصح الحجاج والاثرون في صورة الكتب

والشرائط ومن الطريق المتعددة، بان العقيدة: التوسل بالنبي الكريم وطلب الشفاعة منه والاسئلة منه في العالم البرزخ ونيل البركة من الباقيات الصالحين وتعظيمها من الشرك الاكبر مع ان هذه العقائد ثابتة من القرآن والسنة وكان عليها الصحابة والتابعون والصالحون، فكيف يفتي عليهم بالكفر الصريح والشرك الاكبر والبدعة، ولاريب فيه ان هذه المحاولات والفتاوى فيها يد لاعداء الله ورسوله الكريم والمسلمين.

ورسفت القبور في جنة المعلى والمقابر الاخرى مع ان رصف القبور من الداخل حرام وان الغازات السامة تلقى في اجسام الاموات في جنة المعلى وفي المقابر الاخرى وفي البقاع الحديثة من جنة البقيع فتحرق ثم ترمى رمادهم هنا وهناك بعد ايام، ان الهندوس والسيخ يحرقون امواتهم بالنار اما امارتكم تحرق الاموات بالمواد السامة الخاصة، ان هذا العمل يساوى عمل الكفار وينافي النظرات الاسلامية، هكذا نجد كثيرا من الامور والقوانين النافذة في السعودية العربية التي تنافي الافكار الاسلامية.

واما قول الله عزوجل: "يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا اليهود والنصارى اولياء" ايضا عندنا قول النبي ﷺ: "اخرجوا اليهود والنصارى من جزيرة العرب" ولكن الامارة السعودية الحالية سلمت لجام الانواج السعودية الى اليهود والنصارى والان توجد في سعودية فوق ثمانية عشر القواعد العسكرية ومراكز القوات لليهود والنصارى.

والحالات الداخلية لمسلمي العالم تطلب من اعماق القلوب للغاية

(١) ان الحكومة السعودية ليستغنى من الله سبحانه وتعالى ورسوله الكريم والمسلمون على هذا الفعل الشنيع (هدم قبر السيدة آمنه رضي الله عنها) ويبني قبراً مرة اخرى.

(٢) ان المساجد الشهيدة وآثار النبي ﷺ التاريخية واصحابه الكرام والسلف، المهدومة تعمر من جديد.

(٣) ان يسد عمل الكفار والمشركين بالاموات (وهو احراقها

بالمادة الكيميائية).

(٤) يمنع التبليغ الفرقي في الحرمين الشريفين، وتنعقد المناظرة امامكم بين علماء الوهابية وبين علماء اهل السنة في التلفزيون لكي يظهر الحق.

(٥) وان يستشار من العالم الاسلامي قبل اي تغير وتبدل في المقامات المقدسة لان الحرمين الشريفين والاثار الخالدة والمشاهد المقدسة ورثة لجميع عالم الاسلامي ومن الاحسن ان تقام اللجنة على اشخاص مذهبيين وسياسيين لمختلف البلاد الاسلامية ثم يساق جميع امور الحرمين الشريفين وشؤون المقامات المقدسة، وهذه اللجنة المجوزة ستكون مقدمة لاتحاد العالم الاسلامي.

(٦) تمنع حركة اليهود والنصارى وتدخلهم تماما في العرب الشريف وينسخ جميع المعاهد التي فيها شئ من هذا القبيل، ويزكي العرب من اليهود والنصارى ويترك عمل ضد الاسلام والمسلمين ووداد اعداء الله ورسوله.

نحن نرجو من سماحتكم ان تقبلوا منا هذه المقترحات المفيدة وبشكل آخر والحق معنا انا ندعو المنتظمات العالمية الاسلامية الى مجال التطبيق لاصلاح الاحوال الحالية.

ومننظر جوابكم:

المقدم: پیر محمد افضل قادری رئیس تنظیم اہل السنۃ العالمی
والعنوان للمراسلة: نیک آباد مراریاں شریف بائیں پاس روڈ کجرات پاکستان

عاتف: ۰۵۱۲۳۰۱-۰۵۱۲۳۰۱ فاکس: ۰۵۱۲۳۰۲-۰۵۱۲۳۰۱

ارووترجمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدمت جناب شاہ قدامت خان شریفین زادہ اللہ شرفا

سلام مستون کے بعد گزارش ہے کہ آپ کے دور حکومت میں مسجد حرام اور

دشمنان اسلام کا ہاتھ ہے۔

● جنت اعلیٰ اور کئی دیگر قبرستانوں میں تعمیر شدہ پختہ گز نما قبروں اور جنت البقیع کے نئے حصہ میں کچی قبروں میں مردوں پر زہریلے کیمیکلز ڈال کر ان کے اجسام کو جلادیا جاتا ہے اور چند دلوں کے بعد مردوں کی راکھ کو باہر پھینک دیا جاتا ہے۔

ہندو اور سکھ آگ کے ذریعے مڑے جلا دیتے ہیں اور آپ کی سعودی حکومت زہریلے کیمیکلز کے ذریعے مڑے جلاتی ہے۔ یقیناً یہ کافرانہ فعل اسلامی تعیسات کے منافی اور اسلام کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور اسی طرح دیگر بہت سے قوانین جو کہ شریعت اسلامیہ کے منافی ہیں سعودی عرب میں اسلام کے مقدس نام پر نافذ العمل ہیں۔

● نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے: "اخرجوا اليهود والنصارى من جزيرة العرب" (نظاری) یعنی یسود نصاریٰ کو عرب شریف سے نکال دو لیکن سعودی حکومت نے حدیث نبوی کے حلی المہم سب کچھ حتی کہ سعودی افواج کی کمان یسود و نصاریٰ کے ہاتھ دے رکھی ہے اور اس وقت سعودی عرب میں ایک درجن سے زائد یسود و نصاریٰ کی فوجی چھاؤنیاں اور فوجی اڈے ہیں۔

اندریں حالات مسلمانان عالم نہایت خلوص کیساتھ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں

(۱) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھاڑنے کے قبیح فعل پر حکومت سعودیہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم ﷺ اور مسلمانان عالم سے معافی مانگے اور قبر مبارک دوبارہ بنائی جائے۔

(۲) تمام شہید کردہ مساجد و نبی اکرم ﷺ کی تاریخی یادگاروں اور صحابہ و اہلبیت اور سلف صالحین کی سمار شدہ قبور کی از سر نو تعمیر کروائی جائے اور مردوں کو جلانے کا کافرانہ فعل بند کر دیا جائے۔

(۳) حرین شریعین میں فرقہ وارانہ تبلیغ بند کرائی جائے اور امت مسلمہ کو مشرک و کافر کہنے والے انتہا پسند مجرید علماء کا اہل سنت و جماعت علماء سے آپ اپنی موجودگی میں کسی ٹیلیویشن پر مناظرہ کرائیں تاکہ حق واضح ہو جائے۔

(۴) حرین شریعین اور یہ آثار و مشاہدہ مقدسہ پورے عالم اسلام کا ورثہ ہیں ان مقامات مقدسہ میں کوئی بھی تبدیلی کرنے سے پہلے عالم اسلام کو اعتقاد میں لیا جائے اور بہتر ہو گا کہ مختلف اسلامی ممالک کے سیاسی اور مذہبی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی

مسجد نبوی کی شاندار توسیع و تعمیر اور حجاج و زائرین کیلئے اعلیٰ ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان آپ کی اس خدمت جلیلہ پر آپ کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ سے آپ کو مزید توفیقات سے نوازے۔ آمین!

لیکن مسلمانان عالم کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور انکے قلوب شدید زخمی ہیں کہ

● آپ کے دور حکومت میں گزشتہ رمضان المبارک میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ موجودہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بڑی بے دردی کے ساتھ اکھاڑ دی گئی ہے جبکہ اس سے قبل سعودی دور حکومت میں حضرت نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی و شمار یادگاروں کو ضائع کر دیا گیا ہے جن میں شہزادوں مساجد بھی شامل ہیں اور اہلبیت رسول و اصحاب نبی اور سلف صالحین کی ہزاروں قبور کو سہاڑ کر دیا گیا ہے۔

ان شعائر اسلام اور اسلامی تاریخی ورثہ کے نقصان پر امت مسلمہ شدید کرب میں مبتلا ہے کیونکہ ان عظیم یادگاروں کیساتھ تاریخ اسلام مربوط ہے اور یہ آثار و مشاہدہ نبویہ و آل و اصحاب و سلف صالحین، مسلمانوں کیلئے ہر کث و سکون کا سامان ہیں یہی وجہ ہے کہ دور خلفاء راشدین سے لیکر سعودی حکومت سے پہلے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ تک تمام مسلمان حکمرانوں نے اسلام کے ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کی ہے حالانکہ وہ اصحاب نبی اور سلف صالحین عقیدہ توحید و شرک اور بدعت و سنت کو بہتر جانتے تھے۔

جناب خادم الحرمین! آپ یقین کر لیں کہ اس سازش کے پیچھے یسود و نصاریٰ کا ہاتھ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی یادگاروں اور آپ کے صحابہ و اہلبیت کی قبور کو ملیامیت کروا کر مسلمانوں سے اپنی شکستوں کا بدلہ لے رہے ہیں۔

● حرین شریعین میں زبانی طور پر اور کتابوں، کیسٹوں اور دیگر مختلف ذرائع سے حجاج کرام اور زائرین کو تبلیغ کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ ماننا و شافع ماننا، بروزخی زندگی میں آپ سے سوال کرنا، آپ کو "یا رسول اللہ" ﷺ وغیرہ کلمات خطاب سے پکارنا اور آپ کی یادگاروں سے برکت حاصل کرنا یا ان کی تعظیم کرنا شرک اکبر ہے۔ حالانکہ یہ عقائد اسلامیہ قرآن و حدیث اور صحابہ کرام، اہلبیت عظام، ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین سے ثابت ہیں تو اس طرح صحابہ کرام سے لیکر آج تک جمہور امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیا جاتا ہے۔ یقیناً ان فتوؤں کے پیچھے بھی ان

جائے جس کے مشورہ سے حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کے تمام امور طے پائیں۔ یہ مجوزہ کمیٹی عالم اسلام کے اتحاد اور مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کیلئے بھی مہم و معاون ہو سکتی ہے۔

(۵) عرب شریف میں یہودی نصاریٰ کا عمل دخل مکمل طور پر ختم کیا جائے اور ایسے تمام معاہدے جن میں کوئی ایسا مواد موجود ہے ختم کئے جائیں۔ نیز حکم نبی کے مطابق عرب شریف کو یہودی نصاریٰ سے پاک کیا جائے اور ان دشمنان اسلام سے کوئی حکم کے مطابق دوستی کا سلسلہ بند کیا جائے۔

ہمیں کوئی امید ہے کہ آپ ان مخلصانہ تجاویز پر عمل درآمد کرانے کیلئے فوری اقدامات اٹھائیں گے جو صورت و دیگر جم حق جانب ہوں گے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور مسلم تنظیموں کو اصلاح احوال کیلئے میدان عمل میں آتی و عمت دیں۔ فقط

آپ کے جواب کا منتظر

پیر محمد افضل قادری

رکنی کمیٹی کوئٹہ عالمی تنظیم اہل سنت

کافی رابطہ اطلاع ضروری کاروائی

۱: سربراہان مملکت اسلامیہ اور دیگر اہم شخصیات رابطہ فیس: آپ کو دو مہینہ شریف حجرات پستان
فون: ۵۲۱۵۰۱۱-۵۲۱۵۰۹۲ (۵۲۳۳۱) ۵۰۹۲

۲: اخذات و رساں دو ہجرت راجہ اہل سنت و اجماع

سن بابر ٹی ڈیکورٹیز رینڈمٹ سروس

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لیے
تیا سامان کرایہ پر حاصل کریں

708- دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ 374932

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار کی بے حرمتی کے خلاف اہلسنت کے اجلاس

ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی کا اجلاس

حضور نبی پاک ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر اور کی بے حرمتی کے خلاف ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی کا اجلاس کمیٹی کے کنوینر نذیر احمد غازی کی صدارت میں جامعہ نصیہ میں منعقد ہوا اجلاس میں جناب راجہ رشید محمود۔ جناب سردار محمد خان لغاری۔ جناب سید محمد اخلاق جناب مفتی محمد خان قادری۔ علامہ منیر احمد یوسفی۔ علامہ عبدالنواب اچھروی۔ پیر عابد حسین سیفی۔ جناب قاسم علوی۔ جناب رشائے مصطفیٰ۔ جناب قاری عبدالحمید قادری۔ علامہ شمس الزمان قادری۔ جناب نواز کھرل۔ جناب مفتی عبدالقیوم ہزاروی۔ مولانا معراج الاسلام اور مولانا احمد علی قصوری صاحب نے شرکت کی

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ نذیر احمد غازی صاحب کی سرپرستی میں قانونی کارروائی شروع کی جائے مختلف ممالک کے سربراہان مملکت و حکومت سے رابطے کیے جائیں اور سعودی شائق خاندان اور سعودی حکومت اگر اس جان گداز واقع سے واقعی بے خبر ہے تو انہیں آگاہ کیا جائے اور کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے جس سے لائیڈ ارڈر کا مسئلہ پیدا ہو ہمدونی ممالک کے مسلمانوں کو متحرک کیا جائے اور قائدین سے رابطے کیے جائیں اور اخبارات کے مدیروں سے بھی وفود ملیں آخر میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام تجاویز پر اتفاق رائے کے بعد میاں محمد شریف۔ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سے ملاقات کی جائے

ادارہ معارف نعمانیہ میں منعقد ہوا اجلاس کی روداد جامعہ نصیہ اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں منعقد اجلاسوں سے متوقع نتائج کے حصول

میں ناکامی کے بعد چند مخلص حضرات ادارہ معارف نعمانیہ میں اکٹھے ہوئے کیونکہ اہلسنت کی نمائندگی کی دعوت پر تنظیم جماعت اہلسنت اور جمعیت علمائے پاکستان ابھی تک زبانی دعووں تک محدود تھیں اس لیے ادارہ معارف نعمانیہ کے اصحاب نے پیش رفت کا فیصلہ کیا اور اب تک پاکستان میں شیعہ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کے خلاف جتنا بھی کام ہوا ہے اس میں جناب حافظ فیاض احمدی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شریک ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب اور ان کے احباب کے زور بازو میں اضافہ فرمائے

جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں منعقدہ اجلاس کی روداد

حضور فخر کون و مکان رحمت عالمیاں رحمۃ العالمین - سید المرسلین ﷺ کی پیری والدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کی پامالی کے خلاف شیعہ رسالت کے پروانوں کا ایک اجلاس جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں جناب رضائے مصطفیٰ علوی کی تحریک پر منعقد ہوا جس کی صدارت پیر محمد افضل قادری نے کی جبکہ شرکت کرنے والے احباب کے اسماء درج ذیل ہیں جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ کنوینر ناموس مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی جناب راجہ رشید محمود ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ ڈاکٹر سر فراز نعیمی جناب میجر محمد یعقوب جناب قاسم علوی اور جناب نصیر احمد نورانی

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جب تک جماعت اہلسنت کوئی فیصلہ نہیں کرتی ہمیں خود کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا چاہیے اہلسنت والجماعت جو کہ کئی گروہوں میں منقسم ہیں ان میں اجتماعیت کا شعور اجاگر کیا جائے حکومت سعودیہ سے اس واقعہ کی تصدیق کی جائے اور اگر یہ واقعہ سچ ہے تو پھر یہ ہماری غیرت کا امتحان ہے اور غیرتوں کے

سودے نہیں کیے جاتے ۹ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ تک اگر قبر انور تعمیر نہ کی گئی تو پھر ۱۰ محرم کے بعد ۳۰ روز مسلسل مظاہرہ ہوگا ہر شخص روزہ سے ہوگا اور ہر روز ایک سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا ہر شہر میں سانچہ ابو کانفرنس ہوگی چاروں صوبہ آئی ڈالر لکھنؤ میں جلوس نکالے جائیں گے

ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ اس تحریک کی قیادت کے لیے اگر نورانی صاحب راضی ہو جائیں تو پھر ہم اپنے اہداف کے لیے موثر ہوں گے ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی کہ سیفی حضرات نے جس طرح لیبیک کہا ہے انہیں بھی ساتھ لے کر چلیں ۱۴ محرم کو جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں سانچہ ابو کانفرنس بعد نماز عشاء منعقد ہوگی آخر میں علامہ الہی بخش صاحب قادری غنیائی نے فضائل و مناقب بیان کیے

قرآن کانفرنس

جامعہ محمدیہ حفظ القرآن اور جامعہ محمدیہ ہنات الاسلام
بین بازار قینچی لاہور کے دستار فضیلت کے موقع پر
اتوار ۱۶ - مئی ۹۸ بعد نماز عشاء

خصوصی خطاب

قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی

صدر جمعیت العلمائے پاکستان

الداعیان الی الخیر - حافظ محمد ظہور شہد چشتی مہتمم وارا کین

کے ساتھ اس کتاب کو آفٹ پیپر پر شائع کیا ہے۔ ساتھ ہی مزار مبارک انتہائی نادر تصاویر بھی شائع کی ہیں جن میں سانچہ فاجعہ کے بعد کی تصاویر بھی ہیں سید محمد اخلاق صاحب سے رابطے کے لیے پتہ درج ذیل ہے

سید محمد اخلاق معرفت طارق اکرام ۶۸/۷۷ اور سیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک نمبر ۷ شہید ملت روڈ کراچی

ٹیلیفون ۲۹۹+۲۵۲-۲۱-۰۰۹۲

نام کتاب - والیان خدو حجاز کا تاریخی جائزہ

مصنف - یسین اختر مصباحی

صفحات - ۵۶

ناشر - ادارہ مصارف نعمانیہ لاہور

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں سعودی فرمانرواؤں کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آل سعود کے خدو حجاز پر قابض ہونے سے اب تک کے واقعات کا تاریخی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور ساتھ ہی آل سعود کے برطانیہ کے ساتھ کیے گئے اس معاہدے کا ذکر ہے جس کی رو سے وہ سراقہ اور آساما اثر اسلامیہ کے ساتھ آل سعود کے روار کھے گئے مظالم اور عالم اسلام خصوصاً صغیر کے مسلمانوں سے کیے گئے آل سعود کے وعدوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے

سعودی حکمرانوں کے اصل روپ سے آگاہی کے لیے ہر سنی مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے

بیرون جہات کے حضرات ۷ روپے کے ڈاک کلکٹ بھیج کر ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور سے طلب کریں

نام کتاب - سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور مملکت سعود کی ختم کاریاں

مرتب - فاروق احمد علوی

صفحات - ۳۲

ناشر - فیضان طیبہ لاہوریری لاہور

یہ کتاب بھی عاشقان مصطفی ﷺ نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی بلا جواز اور غیر شرعی منتقلی پر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور اجداد نبی پاک ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کے جذبے کے تحت شائع کی ہے

اس مختصر کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ کے نسب کا مقام و مرتبہ اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کو بیان کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی وہ روایت بھی نقل کی گئی ہے جس میں والدین مصطفی ﷺ کا ایمان لانا ثابت ہے

بیرون جہات کے حضرات ۳ روپے کے ڈاک کلکٹ بھیج طلب کریں

فیضان مدینہ لاہوریری ۵ بی اے و ان پارک نزد نورانی مسجد شاہ کمال اچھرہ لاہور

نام کتاب - خدیووں کا سیاہ کارنامہ

مصنف - محمد اشرف آصف جلالی

صفحات - ۶

ناشر - سنی قلم سوسائٹی

یہ کتاب بھی مزار مبارک حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے انہدام سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لیے شائع کی گئی ہے اس میں دو خطوط شامل ہیں پہلا خط سید محمد اخلاق صاحب کا ہے جس میں انہوں نے اس عظیم سانحہ سے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا

REGISTERED C.P. L NO 330 MONTHLY

KANZ-UL-IMAN

ENGLISH/ URDU

CHIEF EDITOR

MUHAMMAD NAEEM TAHIR RIZVI

POSTAL ADDRESS 1422/6 SUBSCRIPTION

DELHI ROAD SADQAR MONTHLY Rs. 10.00

LAHORE PAKISTAN YEARLY Rs. 110.00

POST CODE NO. 54810

Ph. 371927-372927

MAY. 99 VOL NO.9 EDITION NO.5

ہے جبکہ دوسرا خط وہ ہے جو علامہ اشرف جلالی صاحب نے انہیں جولیا تحریر کیا ہے جس میں حرمت قبور اور آنحضرت ﷺ کے والدین کے صاحب ایمان ہونے پر علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال نقل کیے ہیں کتاب کے آخر میں آغا شورش کاشمیری کی وہ نظم شامل ہے جو انہوں نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر خدی بریت دیکھ کر کہی تھی

کتاب حاصل کرنے کے لیے جامعہ جلالیہ رضویہ منظر الاسلام مومنین پورہ روڈ داروئے والا لاہور پر رابطہ کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ماہنامہ کنزالایمان آپ کو

گھر بیٹھے ملتا ہے تو -/110 روپے آج ہی منی آرڈر کر دیں رسالہ سال بھر آپ کو گھر پہنچتا ہے گا۔
ادارہ کنزالایمان

اختر صرف الایمان

نشریہ تمام

کنز الایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ) لاہور چھاؤنی

یہاں پر ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق مفید ترین کتب نیز سوسے زیادہ اخبارات اور رسائل جرائد اور تعاریف و نعت نوحانی اور دروس قرآن و حدیث کے آڈیو و ویڈیو کیسٹ باقاعدہ دستیاب ہیں

نوٹ: ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء سے اب تک کے اخبارات اور رسائل جرائد محفوظ ہیں

اوقات کار

موسم گرما — یکم اپریل تا ۳۰ ستمبر — روزانہ شام ۵ تا رات ۸ بجے
موسم سرما — یکم اکتوبر تا ۳۱ مارچ — روزانہ شام ۳ تا رات ۷ بجے

پیشہ نمبر: ۵۳۸۱۰

۳۷۹۳۷-۳۷۱۹۳۷ (ن)

اختر رضا الایمان دہلی روڈ صمد لاہور چھاؤنی